REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہِ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

جلد ۴۱　　شمارہ ۴۸

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک:-
بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

یکم جمادی الثانی ۱۴۱۳ ہجری　　۲۶ نبوت ۱۳۷۱ ہش　　۲۶ نومبر ۱۹۹۲ء

کوئی زمین وہ آسمان کسی اَور کا کہیں نہیں ہے جہاں تم کو پناہ مل جاوے

اس واسطے یہ بہت ضروری اَمر ہے کہ انسان گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"گناہ کیا چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خلافِ مرضی کرنا اور ان ہدایتوں کو جو اُس نے اپنے پیغمبروں خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت دی ہیں، توڑنا۔ اور دلیری سے اُن ہدایتوں کی مخالفت کرنا یہ گناہ ہے۔ جبکہ ایک بندہ کو خدا تعالیٰ کی ہدایتوں کا علم دیا جاتا ہے اور اس کو سمجھا دیا جاوے، پھر اگر وہ ان ہدایتوں کو توڑتا اور شوخی اور شرارت سے گناہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بہت ناراض ہوتا ہے اور اُس ناراضگی کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ وہ مرنے کے بعد دوزخ میں پڑے گا بلکہ اسی دنیا میں بھی اس کو طرح طرح کے عذاب آتے اور ذلّت اٹھانی پڑتی ہے۔ دنیاوی حکام کا بھی یہی حال ہے کہ وہ ایک قانون مشتہر کر دیتے ہیں اور پھر اگر کوئی اُن کے احکام کو توڑتا اور خلاف ورزی کرتا ہے تو پکڑا جاتا اور سزا پاتا ہے۔ لیکن دنیوی حکام کے عذاب سے اور ان کے قوانین واحکام کی خلاف ورزی کی سزا سے آدمی کسی دُوسری عملداری میں بھاگ جانے سے بچ بھی سکتا ہے اور اس طرح پیچھا چھڑا سکتا ہے۔ مثلاً اگر انگریزی عملداری میں کوئی خلاف ورزی کی ہے تو وہ فرانس یا کابل کی عملداری میں بھاگ جانے سے بچ سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے احکام وہدایات کی خلاف ورزی کر کے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے؟ کیونکہ یہ زمین وآسمان جو نظر آتا ہے یہ تو اُسی کا ہے۔ کوئی زمین وآسمان کسی اَور کا کہیں نہیں ہے جہاں تم کو پناہ مل جاوے۔ اس واسطے یہ بہت ضروری امر ہے کہ انسان ہمیشہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور اس کی ہدایتوں کے توڑنے یا گناہ کرنے پر دلیر نہ ہو۔ کیونکہ گناہ بہت بُری شئے ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور گناہ پر دلیری کرتا ہے تو پھر عادت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ اس جرأت ودلیری پر خدا تعالیٰ کا غضب آتا ہے اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۹۲، ۳۹۳)

"ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اُسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے۔ نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شئے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔ پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرامخوری کے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گذارہ کے لئے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا؟ اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا؟ ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے۔ جو بیعت کر کے اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر یہ شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیز وہ بتلاتا ہے اگر اُسے نہیں کرتا تو کب شفا پا سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ کرے گا تو یوماً فیوماً ترقی کرے گا۔ یہی اصول یہاں بھی ہے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۷۷، ۱۷۸)

اخبارِ احمدیہ

لنڈن ۲۰ نومبر۔ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

مسجد فضل لنڈن سے "مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ" پر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گذشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں خیانت اور اس کے بدنتائج کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ حضور پُرنور نے خطبہ کے شروع میں سورۃ الانفال کی آیت نمبر ۲۸ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمگیر جماعت احمدیہ کو خیانت کے خلاف جہاد کرنا ہوگا۔ خیانت قوموں کے کردار، ایمان اور اعمالِ صالحہ کو کھا جاتی ہے۔ اور قومیں اس کے نتیجہ میں قعرِ مذلّت میں گر جاتی ہیں۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے دنیا کے لاکھوں لوگوں کو مخاطب کر کے حضور انور نے صحیح مسلم کی کتاب الجہاد سے ایک ایمان افروز حدیث بیان فرمائی جس میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر دھوکہ دہی کرنے والے کا جھنڈا قیامت کے دن اس کی پیٹھ کے پاس ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ خائن اور دھوکے باز سے اس سے خوبصورت انتقام نہیں لیا جا سکتا جو کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے۔ چونکہ انسان پیٹھ پیچھے خیانت کرتا ہے اس لئے فرمایا کہ اس کی پیٹھ کے پاس خیانت کا جھنڈا ہوگا۔ حیرت انگیز تصویری زبان میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔

مذکورہ حدیث بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ عوام الناس پر جو امیر مقرر کیا جاتا ہے اگر وہ خیانت کرے تو اس کی خیانت سے بڑھ کر کوئی خیانت نہیں۔ کیونکہ ایسے لوگوں کا اثر وسیع ہوتا ہے۔ اس ضمن میں حضور پُرنور نے فرمایا جہاں حکومتوں کے سربراہ خائن ہوں وہاں حکومتوں کی اقتصادیات اور اخلاق سب کچھ تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تیسری دُنیا کے لئے اس حدیث میں بہت بڑا پیغام ہے۔ اگر وہ اس کو نہ سمجھے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو بچا نہیں سکتی۔ آج تیسری دنیا کے مسائل کا حل صرف اسی میں ہے کہ دیانتداروں کو اپنا سربراہ چنیں۔ اس ضمن میں حضرت امیر المومنین نے پاکستان کی دردناک تاریخ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۵ پر)

قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ
۲۶ ۲۷ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۲ء کو منعقد ہو رہا ہے —!!

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے۔ پرنٹر وپبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ!
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ر نبوت ۱۳۷۱ ہش

صومالیہ میں بھوک اور موت کا خوفناک رقص

خانہ جنگی بھی عجیب مُصیبت اور عذابِ الٰہی ہے۔ مشرقی افریقہ کا ستّر لاکھ کی آبادی والا چھوٹا سا ملک صومالیہ بھی ان دنوں اسی لعنت کا شکار ہے جس کے باعث ایک طرف قتل و خون کا بازار تو گرم ہے ہی لیکن ساتھ ساتھ روزانہ سینکڑوں لوگ بھوک کے بے رحم ہاتھوں کا بھی شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ بعض اطلاعات کے مطابق پندرہ لاکھ معصوم جانیں اِس وقت مَوت کی گرفت میں ہیں، جن میں اتنی بھی طاقت نہیں کہ وہ دو گھونٹ پانی یا چند لقمے خوراک اپنے حلق سے نیچے اُتار سکیں۔ صدارتی مقام موگے دیشو میں ہی روزانہ دو صد سے زائد معصوم بچے لقمۂ اجل بن رہے ہیں۔ ہزاروں افراد اب تک پڑوسی ممالک کینیا وغیرہ میں پناہ گزین ہو چکے ہیں۔

اگرچہ اقوامِ متحدہ اور اس سے ملحق اِدارے صومالیہ کو بھوک اور مَوت سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ اندرونی خانہ جنگی میں جو دھڑا غالب ہے وہ یہاں امدادی سامان دوسروں تک پہنچنے نہیں دے رہا۔ اس خانہ جنگی میں اب تک پانچ ہزار سے زائد افراد مر چکے ہیں۔ جبکہ دس ہزار سے زائد افراد کے زخمی ہونے کی خبر ہے ——— یہ بھی عجیب بدقسمتی ہے کہ طاقت حاصل کرنے کے لئے اپنے ہی ملک کے معصوم عوام کو بھوک اور مَوت کے بے رحم ہاتھوں میں دھکیلا جا رہا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے خصوصی نمائندے مسٹر ساہنون (SAHNOON) نے صومالیہ کی خانہ جنگی میں غالب دھڑے کے لیڈر جنرل محمد کو متنبہ کیا ہے کہ اگر انہوں نے امدادی سامان کو روکنے کی کوشش کی تو انہیں ہزاروں اموات کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا۔ دوسری طرف جنرل محمد نے اقوامِ متحدہ سے کہا ہے کہ وہ اپنے فوجیوں کو صومالیہ سے واپس بلا لے۔

موجودہ صدی کی اِس بدترین خانہ جنگی کا کیا انجام ہوگا یہ تو خدا ہی جانے لیکن ہماری دردمندانہ اپیل ہے کہ خدارا اِس امر پر ضرور غور فرمائیں کہ اس صدی میں دنیا میں اس قدر طوفان، زلازل، جنگیں، خانہ جنگیاں، سیاسی بے چینیاں، بیماریاں، بھوک اور شدید قسم کی بے اطمینانی کی وجوہات کیا ہیں۔ اِس کثرت سے آئے دِن یہ سب مُصیبتیں نازل ہو رہی ہیں کہ انسان حیران ہے کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ دُنیا کے کسی خطّے میں امن، چین اور سکون نہیں رہا۔ ہر طرف عذاب ہی عذاب ہے۔ بحر و برّ میں فساد ہی فساد ہے۔ ہمارے نزدیک اس کی صرف اور صرف ایک ہی وجہ ہے کہ دُنیا نے خدا کی طرف سے آنے والے مامُور کی قدر نہ کی۔ اس "نذیر" کو پہچانا نہیں جس نے آتے ہی ان مصیبتوں سے ڈرایا تھا۔ اور خدا کی طرف سے اعلان کیا تھا :-

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خُدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی لیکن جہاں تک صومالیہ کے معصوم و مظلوم انسانوں کا تعلق ہے امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو اپنے خطبۂ جمعہ فرمودہ ۲۸ر اگست ۹۲ء میں تحریک فرمائی ہے کہ وہ صومالیہ کے غریب اور معصوم عوام کی خدمت کے لئے آگے آئیں۔ اس سلسلہ میں حضور انور نے جماعت کی طرف خدمتِ خلق کا بین الاقوامی ادارہ قائم کئے جانے کی تحریک بھی فرمائی تاکہ دُنیا میں کم از کم ایک ادارہ تو ایسا ہو جو کسی سیاست یا مذہب سے مرعوب ہوئے بغیر انسانیت کی بے لوث خدمت کر سکے۔ حضور انور نے فرمایا :-

"ملک صومالیہ میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بھوک کے اتنے دردناک عذاب میں مبتلا ہو چکا ہے کہ اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ بڑی دیر سے کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح ہمارا رابطہ ہو ہم خود وہاں پہنچیں اور خدمت کر سکیں اور جماعتِ احمدیہ نے افریقہ کے غریب ملکوں کے لئے جو قربانی پیش کی ہے اس میں صومالیہ کو حصّہ دیا جائے۔ مگر کوئی پیش نہیں گئی کیونکہ خدمت کے جو انتظامات اور نظام ہیں ان پر بھی ان قوموں کا قبضہ ہے اور اپنی مرضی کے خلاف کسی کو اجازت نہیں دیتے۔ آخر مَیں نے یہ فیصلہ کیا ہے اور (جماعت) امریکہ کو بھی ہدایت کی ہے اور (جماعت) انگلستان کو بھی، خدمت کے لئے جو روپے آپ کے پاس اکٹھے ہیں وہ جس ادارے کے ذریعہ بھی پہنچتے ہیں وہ دیں تو سہی کچھ نہ کچھ۔ ہمارے ضمیر کا بوجھ تو کچھ ہلکا ہوگا۔ لیکن باقی دُنیا کے ممالک کو بھی میں نصیحت کرتا ہوں کہ جو کچھ توفیق ہے وہ ضرور صومالیہ کے اپنے غریب بھائیوں کے لئے مسلمان کی حیثیت سے نہیں ایک اِنسان کی حیثیت سے پیش کریں .... اب وقت آگیا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو اپنی آزاد سوسائٹی بنانی چاہیئے جو جماعتِ احمدیہ کی مرضی کے تابع خدمت کرے۔ اور تقویٰ اور انصاف کے ساتھ خدمت کرے۔ اور مذہب و ملّت اور رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر خدمت کرے اور اس خدمت میں شریف النفس غیروں کو بھی ساتھ شامل کرے۔"

اللہ تعالےٰ ہم سب کو بنی نوعِ انسان کی بے لوث خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

(منیر احمد خادم)

○

اُمید کی کرن ہیں ہم خزاں میں ہم بہار ہیں

اِسلام کے خادم ہیں ہم، مہدی کے ہم انصار ہیں
عاشق ہیں ہم قرآن کے تقویٰ کے پاسدار ہیں

ظلمت کدوں میں آج ہم اِک نُور کا مینار ہیں
اُمید کی کرن ہیں ہم خزاں میں ہم بہار ہیں

ہم دُشمنوں کے واسطے انصاف کا معیار ہیں
ہم اپنے قول و عہد میں پُختہ ہیں باکردار ہیں

ہم خدمتِ دِیں کے لئے ہر لمحہ سب تیّار ہیں
تبلیغِ دِیں کے واسطے ہم سُبک رَو انصار ہیں

آقا ہمارے مُصطفےٰؐ نبیوں کے جو سردار ہیں
دُنیا میں امن و آشتی کے وہ عَلَم بردار ہیں

○

(خواجہ عبد المومن۔ اوسلو (ناروے))

خطبہ جمعہ

جب سے احمدیوں کو اسلام سے باہر نکالا ہے پاکستان مصیبت میں مبتلا ہوا ہے

مسلسل اللہ تعالیٰ کے عذاب اس قوم پر نازل ہوتے چلے جا رہے ہیں اور جگہ جگہ سے بلائیں ان کو گھیرتی چلی جا رہی ہیں!

آپ اس بات پر نگران ہوں کہ جب بھی کسی مشکل میں مبتلا ہوں خدا تعالیٰ سے التجا کرکے اس مشکل سے نجات کیلئے خیر طلب کریں

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۷ر تبوک ستمبر ۱۳۷۱ ہش / ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد حضور انور نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ
اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا
اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ○
هُوَ الَّذِيْ يُسَيِّرُكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتّٰٓى اِذَا كُنْتُمْ
فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ بِرِيْحٍ طَيِّبَةٍ وَّفَرِحُوْا
بِهَا جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّجَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ
كُلِّ مَكَانٍ وَّظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ
لَهُ الدِّيْنَ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ○
فَلَمَّآ اَنْجٰهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا
كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○

اور اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ

یہ آیات سورۃ یونس کی ۲۲ تا ۲۴ آیات ہیں جن کی میں نے تلاوت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہم اپنے بندوں کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں یعنی بندوں سے رحمت کا سلوک فرماتے ہیں۔ یہاں لفظ "بندوں" کا ترجمہ شاید درست نہیں کیونکہ "الناس" کا ہی لفظ ہے یعنی لوگوں کو قطع نظر اس کے کہ وہ خدا کے بندے ہیں یا نہیں۔ ہدایت رکھتے بھی ہیں کہ نہیں تو یوں کہنا چاہئے کہ جب ہم انسانوں کو یعنی نوع انسان کو اپنی رحمت کا لطف چکھاتے ہیں بعد اس کے کہ ان کو کوئی مصیبت آپڑی ہو اذا لھم مکر فی اٰیاتنا پھر وہ ہماری آیات میں مکر کرنے لگ جاتے ہیں۔ قل اللّٰہ اسرع مکرا۔ ان سے کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ تدبیر کرنے میں سب سے زیادہ تیز ہے ان رسلنا یکتبون ما تمکرون ہمارے بھیجے ہوئے ہمارے رسول، ہمارے فرستادہ لوگ وہ سب باتیں لکھ رہے ہیں جو تم مکر کے طور پر کرتے ہو اِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رحمۃ من بعد ضرّاء مسّتھم میں ایک ایسا گہرا انسانی فطرت کا فلسفہ بیان ہوا ہے جس کا صرف مذہبی دنیا سے ہی نہیں بلکہ عام انسانی دلچسپیوں کے ہر دائرے سے تعلق ہے

ایک انسان جب کسی مصیبت میں مبتلاء ہوتا ہے

تو اس کے لئے اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا ہے اور کچھ دکھائی نہیں دیتا اور بسا اوقات انسان سمجھتا ہے کہ میں تو گیا بڑی بڑی مصیبتیں تو الگ بات ہے میں نے دیکھا ہے کہ چھوٹی سی بیماری بھی بعض لوگوں کو اس طرح مغلوب کر دیتی ہے کہ معمولی بیماری کے بھی وہ خود اپنے نفس میں افسانے گھڑتے رہتے ہیں۔ کسی کو کینسر ہو جاتا ہے کسی کو اپنے خیالوں میں ہی کوئی اور بیماری پکڑ لیتی ہے اور وہم ہیں کہ پیچھا ہی نہیں چھوڑتے اور پھر انسان یہ سوچتا ہے کہ مجھ سے یہ غلطیاں بھی ہوئیں اور یہ غلطیاں بھی ہوئیں آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے نجات بخشی اور صحت عطا فرمائی تو میں یہ کروں گا وہ کروں گا تو انسانی دلچسپی کے ہر دائرے سے اس گہری نفسیاتی سوچ کا تعلق ہے۔ کہ جب انسان مشکل میں مبتلاء ہو تو بسا اوقات وہ مشکل اس پر اس قدر غالب آجاتی ہے کہ اسے نجات کی کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی اور جب خدا تعالیٰ اس مشکل کو دور فرما دیتا ہے تو فرمایا اس کے بعد اِذَا لَھُمْ مکر فی اٰیاتنا، پھر وہ ہماری آیات میں مکر کرنے لگ جاتے ہیں۔

یہ مضمون مذہبی دنیا پر بھی بڑی صفائی اور گہرائی کے ساتھ اطلاق پاتا ہے اور دنیاوی معاملات میں بھی۔ مذہبی دنیا میں اس طرح کہ قرآن کریم نے ہمیں فرعون کے زمانہ کے جو واقعات بتائے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ بار بار فرعون کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے عین مطابق پکڑا اور جب ان کی پکڑ آئی تو وہ بار بار حضرت موسیٰ کی طرف دوڑے اور کہا کہ ہمارے لئے دعا کر کیونکہ اب اس بلا کو تمہاری دعا کے سوا کوئی چیز ٹال نہیں سکتی اور جب وہ بلا ٹل گئی تو اِذَا لَھُمْ مکر فی اٰیاتنا کا دور شروع ہوا اور انہوں نے دل میں سوچا کہ ہم نے کیا بے وقوفی کی تھی۔ یہ تو ایک روزمرہ کا ہونے والا حادثہ تھا ایک ایسا واقعہ تھا جو انسانوں کے ساتھ پیش آتا ہی رہتا ہے۔ کبھی دریاؤں کے پانی گدلے ہو جاتے ہیں، کبھی مینڈک بڑھ جاتے ہیں، کبھی جوئیں کثرت سے پھیل جاتی ہیں یہ تو روزمرہ کے ہونے والے واقعات ہیں۔ ان کا موسیٰ یا ان کی دعا سے کیا تعلق ہے چنانچہ ان کا جو مکر ہے وہ آیات میں شروع ہو گیا یعنی دیکھیں تو انہوں نے آیات تھیں خدا کی کھلی کھلی نشانیاں دیکھی تھیں لیکن ان نشانیوں کو دنیا کی طرف منسوب کرنے لگے اور پھر جب دوبارہ کسی بلا نے پکڑا تو پھر بعینہٖ وہی حرکت کی۔ پھر حضرت موسیٰ کی طرف دوڑے پھر دعائیں کروائیں، اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کے نتیجہ میں جب اس بلا کو ٹال دیا تو پھر دوبارہ آیات کے ساتھ مکر کا وہی دور شروع ہو گیا۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ نو مرتبہ ایسا ہوا۔ نو مرتبہ موسیٰؑ کی وعید سے تعلق رکھنے والی یعنی انذاری پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہر بار یہاں تک کہ وہ قوم ہلاک کر دی گئی مسلسل وہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ اور خدا تعالیٰ کی آیات کے ساتھ سلوک کرتے رہے۔ یہی حال بدقسمتی سے آج کل پاکستان کا ہو رہا ہے اندرونی بدلی یہ صورت حال زیادہ گمبھیر اور خوفناک اور پیچیدہ ہو رہی ہے۔ یہ عجیب بات ہے جیسے وہ ملا کر سوچتے بھی ہیں کہ نہیں کب سے

اسلامائیزیشن کا نام

شروع ہوا ہے یعنی ملک کے اندر اسلام کو جاری کرنا اور یہ ضیاء الحق صاحب کے دور کا قصہ ہے۔ وہاں سے بات چلی ہے۔ جب سے ساری قوم نے بحیثیت

قوم اسلام کے نام پر خدا کو خوش کرنے کی کوشش شروع کی ہیں مسلسل اللہ تعالیٰ کے عذاب اس قوم پر نازل ہوتے چلے جا رہے ہیں اور جگہ جگہ سے بلائیں ان کو گھیرتی چلی جا رہی ہیں۔ انسانی زندگی کا کوئی ایسا پہلو نہیں رہا جس میں امن رہ گیا ہو کوئی انسانی تعلقات کا دائرہ ایسا نہیں رہا ہے جو گندا نہ ہو چکا ہو ہر وہ شہری جو پاکستان میں کسی پہلو سے زندگی بسر کر رہا ہے اس کے کوئی نہ کوئی حقوق کسی اور نے سلب کئے ہوئے ہیں۔ اگر کسی شخص نے نہیں کئے تو حکومت نے سلب کئے ہیں حکومت نے نہیں تو کبھی قوم نے کئے ہیں۔ کبھی ہر کسی پہلو سے ہر شخص محسوس کرتا ہے کہ وہ آزادی کے سانس نہیں لے سکتا مجبور اور بے اختیار ہے اور بے بس ہے اور ظلم اتنا پھیل گیا ہے اور اتنا گہرا ہو چکا ہے کہ چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کی عزت بھی محفوظ نہیں رہی معصوم بچیوں کی عزت بھی محفوظ نہیں رہی دن دہاڑے اغوا ہو رہے ہیں اور بڑی بڑی قیمتیں مانگی جاتی ہیں۔ بعض ایسے غریب لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اپنی داستان لکھی کہ بچہ ہمارا اغوا ہو گیا ہے اور جتنا مطالبہ ہے اگر ہم ساری جائیداد بیچ دیں تب بھی وہ مطالبہ پورا نہیں کر سکتے اور شرط یہ ہے کہ اگر ہم مطالبہ پورا نہیں کریں گے تو بچے کو قتل کر کے اس کی لاش ہمارے پاس بھجوا دی جائے گی اور وہ لکھتے ہیں کہ یہ کوئی دھمکی نہیں یہ روزمرہ کی باتیں ہیں معصوم بچوں کو قتل کر کے واپس ماں باپ کے پاس بھجوا دیا جاتا ہے یا ٹکڑوں میں بہا دیا جاتا ہے۔ کہ ان کے ماں باپ کو پیچھے نہیں دے سکتے [illegible]۔ بد دیانتی، بد اخلاقی، جھوٹ، کوئی ایک پہلو بھی پاکستانی زندگی کا ایسا باقی نہیں رہا جہاں اسلام جاری و ساری دکھائی دیتا ہو۔ اور کثرت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی علامات ظاہر ہوتی چلی جا رہی ہیں جس طرح حضرت نوحؑ کے سیلاب نے قوم کو غرق کیا تھا اسی طرح بے چینی اور بد امنی کا اور بے اطمینانی کا اور بد امنی کا ایک سیلاب ہے جس میں ساری قوم غرق ہوتی پڑی ہے اور ان کو یہ علم نہیں کہ ہمارے ساتھ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔ آج بھی اخباروں میں پڑھ کے دیکھ لیں اسلام کی باتیں ہو رہی ہیں شریعت کے نعرے چل رہے ہیں اور مولویوں کے قبضے میں اسلام دے کر اسلام کے ساتھ حد سے زیادہ جو بے وفائی ہو سکتی تھی وہ کی جا چکی ہے یہ کوئی نہیں سوچتا کہ اگر یہ چیزیں خدا کی خاطر تھیں واقعی اسلام کی محبت میں تھیں تو خدا کو کیا ہو گیا ہے کہ اسلام کے بہانے ہیں انعام دینے کی بجائے جوتیوں پر جوتیاں مارتا چلا جا رہا ہے ایسی نیک قوم جس نے پاکستان بننے کے بعد اتنے لمبے عرصے تک جد و جہد جاری رکھی کہ بالآخر اس ملک کو اسلامی بنا کے چھوڑا ایسی نیک قوم جس نے

اس جد و جہد کا دامن نہیں چھوڑا جب تک کہ ان مقاصد کو حاصل نہیں کر لیا اور یہاں تک کہ اسمبلیاں مجبور ہو گئیں اور ان کے سر جھک گئے اور آخر شریعت اسلامیہ نافذ کر دی گئی ایسی قوم کو انعام ملنا چاہیئے تھا یا سزا ملنی چاہیئے تھی یہ پہلو کوئی نہیں سوچتا اور جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ

یہ سب کچھ جماعت احمدیہ سے ظلم کے نتیجہ میں ہے

یہاں تک تو ان کی فکر جاتی ہی نہیں اس سوچ سے ہی محروم ہو چکے ہیں۔ دماغی قوتیں سلب ہو گئی ہیں ورنہ ایک معمولی سی بات ہے اگر احمدیہ مسئلہ نہ ہوتا تو ناممکن تھا کہ پاکستان کی سیاست مولوی کو اپنی جوتی کی نوک پر بھی رکھتی۔ عرصہ احمدیت کے تعلق کا خوف ہے احمدیت کی جائیداد کا خوف ہے جو پاکستان کی سیاست کو دن بدن مولوی کے سامنے جھکنے پر مجبور کرتا چلا جاتا ہے۔ احمدیت کے تعلق کی دھمکی ہو تو اس دھمکی کے اثر سے نکلنے کے لئے سب کچھ کر گزرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ انصاف کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں۔ عقل کا دامن جتنا بھی باقی ہے ہاتھ سے چھوڑ دیتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ دنیا کی سیاستیں اس طرح زندہ نہیں رہا کرتیں۔ پہلو بہ پہلو ایک عام عدالت جاری ہے۔ ایک شرعی عدالت جاری ہو گئی ایک عام قانون جاری ہے ایک شرعی قانون جاری ہو گیا ہے اور چند مولویوں کے ہاتھ میں شریعت

کی تعبیر اس طرح چھوڑ دی گئی کہ شریعت کورٹ جو بھی فیصلے دیتا ہے وہ پاکستانی اسمبلیوں کے ہمارے نمائندے مجبور ہو چکے ہیں اور اپنے ہاتھوں خود اپنے آپ کو انہوں نے رسیوں میں جکڑ لیا کہ وہ اسلام کے نام پر جو بھی آئے اس کو قبول کرنے پر مجبور ہیں۔ ہمارے قانون میں اتنا دو تضاد پیدا ہو چکا ہے کہ بعض قانون دان اس پر شدید تشویش کا اظہار کر رہے ہیں حضرت موسیٰ کی قوم بھی یعنی حضرت موسیٰ کے مقابل پر فرعون کی قوم جس کو بیان کیا جاتا تھا جو ظلم کرتی تھی اور ظلم کے بعد اتنی عقل ضرور رکھتی تھی کہ مصیبتیں جو ان کی شامت اعمال سے ان کے ظلم کا تعلق ضرور ہے۔ بداعمالیاں ہیں تو شامت اعمال ہے اور پھر وہ جا کر اپنے ظلموں کی معافی بھی مانگتے تھے اور استدعا بھی کرتے تھے کہ ہمارے لئے دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ ان مصیبتوں کو ٹال دے اور قرآن کریم نے عبرت کے طور پر ان واقعات کو کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا لیکن آج کے باشعور زمانے میں جبکہ تعلیم کا چرچا ہے دنیا کہتی ہے کہ اتنا ترقی کر چکی ہے اتنا آگے نکل گئی ہے اس زمانے میں عقلیں اتنی ماری جاتی ہیں کہ پاکستان اور بعض دوسرے ملکوں میں اتنی سوچ بھی باقی نہیں رہی کہ وہ باتوں کے آپس میں رشتے تو ملا کر دیکھیں کب سے پاکستان مصیبت میں مبتلا ہوا ہے جب سے احمدیوں کو اسلام سے باہر نکالا ہے اسلام کے اندر اسلام کی برکت کی ہی ایک ضمانت تھی یہی وہ تعویذ تھا جس کے نام پر اسلام کا تقدس جاری تھا اور اس تعویذ کو تو آپ نے نکال کر باہر پھینک دیا نتیجہ پھر اسلام گیا اور اسلام کی برکتیں گئیں سب کچھ ہاتھ سے جاتا رہا ہے اور مسلسل اس کے بعد سے سیاست گندی سے گندی ہوتی چلی جا رہی ہے بگڑتی جا رہی ہے HORSE TRADING کا محاورہ ایسے کھلے طور پر استعمال ہوتا ہے جیسے روزمرہ کی کوئی بات ہے کوئی شرم و حیا کی بات نہیں رہی کرپشن سر سے پاؤں تک، ناخنوں تک پہنچ گئی ہے کوئی زندگی کا ایسا شعبہ نہیں رہا جو بد دیانتی کے بغیر کام چلے اور بے حیائی ایسی کہ دیکھیں سب کہتے ہیں الحمد للہ اسلام آ گیا ہے اللہ کا بڑا احسان ہے کہ ہم اسلام کے قریب تر ہوتے چلے جا رہے ہیں کہاں اسلام کے قریب ہو رہے ہیں۔ کسی نے کبھی نہیں سوچا کہ اگر یہ ساری بدبختیاں اسلام ہے تو نعوذ باللہ من ذالک اس اسلام سے تو دوری بہتر ہے لیکن

خدا گواہ ہے کہ یہ اسلام نہیں ہے

یہ بدبختیاں تمہاری شامت اعمال ہیں تم نے احمدیوں پر ظلم کر کے اسلام سے دوری اختیار کی ہے یہ اس کی سزا مل رہی ہے اسلام سے قریب کی تو خدا سزا نہیں دیا کرتا اسلام سے قریب کی تو جزا ہوتی ہے یہ ساری مصیبتیں جو تم پر نازل ہو رہی ہیں کون سمجھائے اور کیسے سمجھائے کہ اسلام کے قریب کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اسلام سے دوری کے نتیجہ میں ہیں۔ اسلام کے بنیادی حسین منصفانہ قوانین کو تم نے بالائے طاق رکھ دیا بلکہ پھاڑ کر پھینک دیا اور کبھی تم نے ضمیر کی ادنیٰ سی کسک بھی اپنے دل میں محسوس نہیں کی کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ مقدس اسلام کو کیسے استعمال کر رہے ہیں اور [illegible] ایسا لگتا ہے کہ وہ جا رہا ہے اور مسلسل پھٹتا چلا جا رہا ہے ہر جمعیت کے [illegible] کوئی نہ کوئی نیا [illegible] پیدا ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جماعت اسلامی کہتی ہے کہ یہ جو اب مصیبتیں آئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تم نے جماعت اسلامی سے انحراف کیا ہے اور اس کی باتیں نہیں مانیں اور جمعیت العلماء اسلام کہتی ہے کہ تم نے چونکہ اسلام کی ہماری تعبیر کو قبول نہیں کیا بلکہ کوئی اور اسلام جاری کر دیا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ تم سے ناراض ہو گیا ہے۔ پہلے خدا ناراض کیوں نہیں تھا۔ جب کہ اسلام کا نام بھی نہیں تھا۔ جبکہ انصاف کی حکومت تھی۔ اس وقت خدا کہاں چلا گیا تھا۔ اس کی غیرت کہاں تھی اچھا بھلا پاکستان تھا۔ ساری دنیا میں اس کی عزت تھی شہرت تھی۔ ہر جگہ انصاف جاری تھا۔ بد دیانتیاں تو ہر ملک میں ہوتی ہیں مگر پاکستان میں برائے نام تھیں۔ بہت معمولی سی تھیں۔ ایک پولیس کا محکمہ تھا جو بدنام تھا۔ اب تو پولیس کا محکمہ نیک نام تو نہیں کہہ سکتے لیکن باقی سب محکمات سے مل

چل سا گیا ہے۔ سارے پولیس کے اہلکار لگتے ہیں۔ ہر جگہ نحوست ہے ایسی نحوست ہے جو چہروں پر لکھی جا چکی ہے قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔ ان کی پیشانیاں، ان کی پاک نور کی علامتیں سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر لکھی گئی ہیں، اور ان کے چہروں پر جگہ جگہ آپ دیکھیں جس دائرہ کار میں آپ کا تعلق کسی حکومت کے نمائندے سے ہو آپ کو وہاں سجدوں کے نتیجہ میں نور کی کوئی علامت دکھائی نہیں دے گی۔ بلکہ نحوست دکھائی دیگی کچھ لوگ یہاں انگلستان سے پاکستان گئے۔ واپسی پر میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا ہم پہلے پاکستانی تھے۔ پاکستان سے تعلق تو بہر حال ہے وہ کبھی ٹوٹ نہیں سکتا اور شاید اسی تعلق کی وجہ ہے کہ بے حد دل برداشتہ ہو کر لوٹے ہیں۔ بعض ماں باپ نے کہا کہ بچوں کو بڑے شوق سے لیکر گئے تھے۔ لیکن جا کر اتنی تکلیف ہوئی ہے کہ آپ اندازہ نہیں کر سکتے چھوٹی سے چھوٹی چیز میں بھی رشوت نہ دو تو کام نہیں بنتا۔ سیٹ بک کروانے میں بھی رشوت دینی پڑتی تھی انہوں نے یہاں تک بتایا کہ PIA کے جہاز میں لاہور سے بک ہوئی ہوئی سیٹ ہمیں دینے سے انکار کر دیا گیا کہ سیٹیں بھر چکی ہیں پھر کسی نے سمجھایا کہ بے وقوف پیسے دو گے تو تمہاری ریزرو سیٹ تمہیں ملے گی، تو ہر شعبہ زندگی میں بد دیانتی اپنے کمال کو پہنچ چکی ہے اور اسلام کی باتیں ہیں جو ختم ہونے میں ہی نہیں آرہیں کچھ سمجھ نہیں آتی وہ کون سا اسلام ہے کن رگوں میں دوڑ رہا ہے وہ کیا خون ہے جو نعوذ باللہ من ذالک اسلام سے پلید ہو رہا ہے یہ نام تو خونوں کو پاک کرنے والا نام تھا۔ یہ نام تو جس رگ میں پھڑکے اس رگ کو زندہ کر دیتا ہے جس لہو میں شامل ہو اُسے پاکیزہ بنا دیتا ہے۔ یہ وہی نام ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی الہ وسلم اور آپ کے غلاموں کو نئی روحانی زندگی عطا کی تھی۔ ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا تھا۔ آج یہ الٹ کیسے چل رہا ہے۔ یہ سوچنے کی بات ہے لیکن جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے کیا ان کے دلوں پر تالے پڑ چکے ہیں۔ اگر دلوں پر تالے پڑ چکے ہوں تو پھر کوئی علاج نہیں ہے مگر قرآن کریم نے ساتھ یہ بھی فرمایا۔ اِذَا لَھُمْ مَّکْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا۔ یہ اپنے نفس کو تسلی کرنے کے لئے بہانے ضرور تلاش کرتے ہیں کوئی نہ کوئی مکر بنا لیتے ہیں۔ آج کل یہ مکر چلا ہوا ہے۔ ملاں اپنی خفت مٹانے کی خاطر اور عوام کو یہ باور کرانے کے لئے کہ یہ ساری نحوستیں ہماری نہیں اور ہماری فرضی شریعت کی نہیں بلکہ اس بات کی نحوست ہیں کہ ہماری برانڈ کا اسلام کیوں نہیں آیا۔ یہ نواز شریف برانڈ اسلام کیوں آیا ہے۔ یا بے نظیر بھٹو برانڈ اسلام کیوں لایا جائیگا۔ جب تک ہماری (BRAND) برانڈ، ہماری قسم کا اسلام نافذ نہیں ہوتا اس وقت تک تم لوگ بچتے نہیں حالانکہ وہ آخری تنکا ہوگا جو کمر توڑنے والا ہوگا۔ ابھی تک خدا کا شکر ہے کسی مولوی کی مکمل برانڈ نہیں آئی۔ اگر وہ آجائے تو اس ملک کے بچنے کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ تو خدا کرے اس تنکے سے پہلے پہلے یہ لعنتوں کے بوجھ جو یہ اپنی کمر پر لاد بیٹھے ہیں ان کو ہلکا کرنا شروع کریں اور مکرٌ فی اٰیاتنا کی بجائے تفکّر فی الآیات کی عادت ڈالیں۔ مکر اور تفکر میں یہ فرق ہے۔ کہ مکر کے نتیجہ میں انسان بہانے تلاش کرتا ہے اور اصل وجہ کو چھپاتا ہے اور دوسری وجہیں سوچ کر ان سے اپنے ضمیر کی غلطیوں پر پردے ڈالتا ہے۔ لیکن تفکر کے نتیجہ میں انسان گہرا اترتا چلا جاتا ہے۔ بات کی کنہ تک پہنچتا ہے۔ وہ آخری سبب جس کی وجہ سے کوئی چیز یا کوئی سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ اس کی کنہہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور یہ کچھ مشکل نہیں ہے۔ پاکستان کی تاریخ کو احمدیت کے ساتھ پاکستان کے سلوک کی تاریخ کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ ہر بات ایسی کھلتی چلی جائے گی۔ جیسے دن کی روشنی میں آپ کچھ دیکھ رہے ہوں۔ بس ایک مضمون تو مذہبی دنیا سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے جس کا تاریخ سے بھی تعلق ہے حال سے بھی تعلق ہے مستقبل سے بھی رہے گا۔ لیکن اس تعلق میں جب ہم آج کے پاکستان کا جائزہ لیتے ہیں تو بڑا دکھ ہوتا ہے کہ سابقہ تاریخ سے استفادہ کرنے کی بجائے قومیں جب دوبارہ وہی ٹھوکر کھاتی ہیں تو پہلے سے بڑھ کر ٹھوکر کھایا کرتی ہیں اور یہ ایک حقیقت ہے پہلی غلطی دہرانے والی قومیں اس مقام پر نہیں ٹھہرا کرتیں جو پہلی غلطی کا مقام تھا۔ بلکہ ہمیشہ آگے بڑھ جاتی ہیں اور اسی طرح خدا کی پکڑ بھی بالآخر آگے بڑھتی ہے اور اس جاری سلسلے کو دنیا میں کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔

اس کا

ایک اور پہلو ذاتی سوچوں کا پہلو ہے

اور روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھنے والا ہے وہ یہ ہے کہ انسان جب بھی کسی مشکل میں مبتلا ہو تو ہر شخص کی دنیا کے اندر اسی قسم کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ سوچتا ہے میں کیوں اس مصیبت میں مبتلا ہوا۔ اب میں بچوں گا تو کیسے بچوں گا۔ اگر میں بچ گیا تو کیا کچھ کروں گا اور دعائیں کرتا بھی ہے اور لمبا اوقات کرواتا بھی ہے۔ لیکن جب بچ جاتا ہے تو ہمیشہ اس بچنے کا کریڈٹ یا اپنے آپ کو دیتا ہے یا اپنی کسی ہوشیاری کو دیتا ہے۔ اپنے کسی علاج کو دیتا ہے۔ یا اور کوئی بہانہ ڈھونڈ لیتا ہے۔ اور ہمیشہ خدا کے لئے دل میں تعریف پیدا نہیں کرتا۔ بلکہ اپنے لئے یا اپنی کسی ہوشیاری کے لئے تعریف کا جواز پیدا کرتا ہے۔ یہ ہمیشہ کا لفظ تو شاید درست نہ ہو کیونکہ بہت سے لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ اس ہلاکت سے بچاتا ہے لیکن یہ روزمرہ کی ایک عام انسانی نفسیات سے تعلق رکھنے والا مسئلہ ہے۔ ایک انسان کسی مشکل میں مبتلا ہوا اور دعا بھی کی اور ہاتھ پاؤں بھی مارے اور کوئی نہ کوئی تدبیر کہیں چل گئی یا وہ یہ سمجھا کہ اتفاق سے میرا ایک ایسا دوست آگیا جس کو مدت سے جانتا تھا لیکن تعلق نہیں رہا تھا وہ موقعہ پر آگیا اور میں نے اس سے بات کی۔ اور جب وہ مصیبت ٹل گئی تو اسی کی تعریف جو ہے وہ یا دوست تک ختم ہو جائیگی یا اپنی ہوشیاری تک کہ میں اگر اسوقت اس سے بات نہ کرتا تو شاید میرا مسئلہ کبھی حل ہی نہ ہوتا اور اس کو یہ خیال نہیں آتا کہ جو دعا کی تھی اس کے نتیجہ میں خدا مسبب الاسباب ہے۔ یہ کیوں نہیں اس نے سوچا کہ خدا نے دوست کو بھجوا دیا جس سے کبھی ملاقات نہیں رہی تھی۔ خدا نے بروقت اس کے دل میں خیال پیدا کیا کہ یوں ہو گیا ہوگا۔ ایک ایسی فیملی جس کو کسی ملک کا ویزا ملنا مشکل تھا چونکہ وہ مومن فیملی ہے۔ دل کے لحاظ سے عقل کے لحاظ سے مومن خاندان ہے اس لئے میں ان کی مثال دیتا ہوں کہ ان کی سوچ اس موقعہ پر مختلف تھی اور وہی مومنانہ سوچ ہے۔ ایک ایسی جگہ کا ویزہ لینے کے لئے جہاں ایمبیسی نے راستے بند کئے ہوئے تھے۔ کسی احمدی کو ویزا نہیں دیتے تھے انہوں نے پتہ کیا تو پتہ لگا کہ کوئی امکان نہیں ہے ان کے میاں نے یونہی بے دلی سے اپنے ایک دوست سے ذکر کیا کہ خواہش تو بہت تھی کہ میرے بچے وہاں چلے جائیں لیکن کوئی صورت نہیں ہے اس دوست نے کہا کہ صورت کیسے نہیں۔ ابھی جاؤ اور جا کر درخواست دے دو اور دیکھو پھر کیا ہوتا ہے۔ انہوں نے جا کر درخواست دی تو بغیر انٹرویو کے بغیر کسی سوال جواب بغیر بیوی بچوں کو بلائے سب کا ویزا فوراً دے دیا اب اگر مکرٌ فی اٰیاتنا کی سوچ ہوتی تو دماغ صرف اسی دوست تک ٹھہرتا کہ دیکھو کتنا عظیم الشان دوست تھا۔ کیسے موقع پر کام آیا لیکن چونکہ مومنانہ سوچ تھی انہوں نے شروع سے آخر تک یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ کی شان دیکھیں جب وہ کسی بندے کے لئے تدبیر کرتا ہے تو کس طرح تدبیر کرتا ہے کہ وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس دوست سے ہمیں کوئی خیر پہنچے گی اور بغیر کسی تدبیر کے بغیر کسی توقع کے، بغیر اس علم کے کہ اس کا اس ایمبیسی سے کوئی دور کا بھی تعلق ہے یونہی بے دلی کی سی بات تھی جو کر دی کہ چھوڑیں جی چھوڑیں

ہم وہاں کیسے جا سکتے ہیں۔ وہاں تو کسی احمدی کو ویزا ملنے کا سوال ہی نہیں اور معلوم ہوتا ہے اس دوست کا ایمبیسی میں کسی شخص سے گہرا تعلق تھا تو اس نے جب اس کو بھیجا ہے تو کوئی بات ہوگی لیکن اصل سبب یہ تعلق نہیں تھا اصل مسبب خدا کی تقدیر تھی اور وہ تدبیر تھی جو تقدیر کے نتیجہ میں پیدا ہوئی ہے تو مَکْرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا اور تَفَکُّرٌ فِیْٓ اٰیَاتِنَا دونوں میں فرق ہے روزمرہ کی زندگی میں ہم سے بارہا یہ واقعات ہوتے ہیں۔ جب بیمار ہوتے ہیں اور اچھے ہو جاتے ہیں تو کہتے ہیں فلاں دوائی سے فائدہ ہوا فلاں چیز سے فائدہ ہوا۔ دوائیاں بھی کام کرتی ہیں مگر خدا کے اذن سے کام کرتی ہیں۔ صحیح دوائی تک ذہن کا پہنچ جانا بھی اللہ کے اذن سے ہوتا ہے دوائی کو کام کی اجازت بھی تب ملتی ہے جب اللہ تعالیٰ کا اذن ہو پس مومن کو ہمیشہ تدبر فی آیات چاہیئے تفکر فی آیات چاہیئے اور کبھی بھی مکر فی الآیات کی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔ کیونکہ یہ ہلاک کرنے والی عادت ہے۔ جن قوموں میں انفرادی طور پر آیات میں مکر کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بحیثیت مجموعی بحیثیت قوم ان کی ساری قومی فکر ہی مکر فی الآیات کی فکر بن جایا کرتی ہے جیسے اس سے پہلے فرعون کی قوم اس وجہ سے ہلاک ہوئی جیسا کہ اب ہم پاکستان میں بہت دردناک حالات دیکھ رہے ہیں، اسی طرح کا یہ زہر ہے جو افراد میں داخل ہوتا ہے۔ پھر قومی بیماری بن جاتا ہے۔ اور جب قومی بیماری بن جائے تو قوموں کو ہلاک کر دیا کرتا ہے۔ آپ اس بات پر نگران رہیں اور ہمیشہ نگران رہیں کہ جب بھی کسی مشکل میں مبتلا ہوں اور خدا تعالیٰ سے التجا کر کے اس مشکل سے نجات کے لئے خیر طلب کریں، خدا کی مدد طلب کریں اور وہ مشکل حل ہو جائے تو خواہ کیسے ہی بڑے بڑے بُت آپکے سامنے کیوں نہ آئیں اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کر رہا ہو کہ میری مدد سے تمہارا یہ مسئلہ حل ہوا تو آپ ان سب بتوں کی آواز کو رد کر دیا کریں اور گردن صرف خدا کے حضور جھکایا کریں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسباب کا شکریہ ادا نہیں کرنا۔ شکریہ ادا کرنا ہے بحکم اللہ کے حکم سے۔ دل پوری طرح خدا کی رضا پر راضی رہنا چاہئے اور مطمئن رہنا چاہیئے کہ جو کچھ ہمیں ملا محض اللہ کے فضل سے ملا لیکن چونکہ خدا فرماتا ہے کہ جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اس لئے صاحب شکر بندہ بنیں اور یہی سچائی ہے، یہی توحید کامل ہے جس پر جماعت کو ہمیشہ قائم رہنا چاہیئے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پیشتر اس سے کہ میں دوسرا خطبہ شروع کروں اور اس پہلے حصے کو ختم کروں میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ماریشس کی جماعت کا آج جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور

ماریشس کی جماعت

نے مجھ سے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ یہ خطبہ جمعہ جو ہم بھی سُن رہے ہوں گے یہ ہمارے جلسے کا افتتاح بن جائے اس لئے اس خطبہ جمعہ میں ہمیں مخاطب کرکے بھی کچھ باتیں کریں تو چونکہ ٹیلی کمیونی کیشن کے وسیلے سے خطبے کے دوسرے ملکوں تک پہنچنے کا یہ سارا سلسلہ ماریشس سے شروع ہوا تھا اور انہی لوگوں کی BRAIN WAVE تھی یعنی ان کے ذہن کی ایک خاص لہر تھی جسے یہ خیال پیدا ہوا۔ اس لئے ساری دنیا کی جماعتیں ماریشس کی بہرحال ممنونِ احسان ہیں جن کو فوری طور پر براہ راست یہ باتیں سننے کی توفیق مل جاتی ہے۔ ماریشس کی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مستعد اور مخلص جماعت ہے اور ماریشس کے لوگ ذہین بھی ہیں اور اعلیٰ درجے کی سینس آف ہیومر SENSE OF HUMOUR یعنی ذوقِ مزاح بھی رکھتے ہیں اور بہت کاموں میں باقاعدہ اور مستعد ہیں۔ اگرچہ یہ جزیرہ ایسا ہے جس میں جاکر لوٹس ایٹرس (LOTUS-EATERS) کا خیال آتا ہے یعنی ٹینیسن (TENNYSON) کی ایک مشہور نظم لوٹس ایٹرس (LOTUS-EATERS) جس میں ایک ایسے جزیرے کا نقشہ کھینچا گیا ہے جہاں ہمیشہ ایک ہی سا موسم رہتا ہے۔ بہت ہریالی ہے اور بہت سرسبزی اور شادابی ہے اور زمین بھی مہربان ہے اور آسمان بھی مہربان ہے اور دونوں کے دونوں اتنے مہربان ہیں کہ لوگوں کو اپنے کاموں کے لئے کچھ کرنا نہیں پڑتا اس لئے وہ بے انتہا سست ہو گئے ہیں اور لوٹس کھاتے رہتے ہیں یعنی افیم اور سارا دن اُن کا سوائے اس کے کوئی کام نہیں کہ افیم کھائی اور نشے میں دُھت رہے اور خدا کی قدرت کے عجائب دیکھتے رہے۔ ماریشس ویسا ہی جزیرہ دکھائی دیتا ہے۔ جیسا ٹینیسن کی اس (لوٹس ایٹرس) کی نظم میں بیان کیا گیا ہے مگر بالکل برعکس نتیجہ ظاہر کرنے والا جزیرہ۔ یہاں کے لوگ ایسے خوبصورت جزیرے میں، ایسے دائمی اچھے موسم کا فیض پاتے ہوئے بھی بہت محنتی ہیں، بہت مستعد ہیں جماعتی کاموں میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بہت باقاعدہ اور مستعد اور ہر آواز پر لبیک کہنے والے اور ذہنی لحاظ سے اچھی اچھی باتیں اُن کو سوجھتی رہتی ہیں۔ ان سے شکوہ صرف یہ ہے کہ تبلیغ کے معاملہ میں جیسی ان سے توقع تھی آغاز میں تو وہ پوری کی لیکن اب کچھ سست ہو گئے ہیں۔ اگر دنیا کے معاملے میں لوٹس ایٹرس (LOTUS-EATERS) نہیں بنے تو خدا کے لئے تبلیغ کے معاملے میں تو لوٹس ایٹرس (LOTUS-EATERS) نہ بن جاؤ۔ یہ وہ ایک جگہ ہے جہاں لوٹس ایٹرس (LOTUS-EATERS) ہونا حرام ہے۔ اس لئے اگر آپ لوگ خدا کی نعمتوں کا جو اُس نے آپ پر نازل فرمائیں شکر ادا کرتے ہوئے پوری محنت کے ساتھ اپنے جزیرے کو وہ روحانی نعمت بھی عطا کرنے کی کوشش کریں جس سے آپ فیضیاب ہو رہے ہیں تو واقعی اس دنیا میں یہ جزیرہ ہر پہلو سے جنت نشان بن سکتا ہے۔ اس سلسلے میں سرجوڑ کر بیٹھنے کی ضرورت ہے۔ آپ لوگوں کو خدا نے اچھا ذہن عطا فرمایا ہے۔ ترکیبیں سوجھتی ہیں محنت کر لیتے ہیں لوگوں کے اندر جذب ہونے کی طاقت موجود ہے۔ دل جیتنے کی طاقت موجود ہے وہ کون سی چیز ہے جس کی تبلیغ میں ضرورت ہو اور آپ کو مہیا نہ ہو اس لئے سب کچھ ہے اگر دعا کی کمی ہے تو پھر دعائیں کریں اور جس طرح بھی ہو اپنی سابقہ کوتاہیوں کی تلافی کرنے کی کوشش کریں میں یہ سمجھتا ہوں کہ

اگر ماریشس کی جماعت پوری طرح مستعد ہو جائے

جیسا کہ عام طور پر ماریشس کے لوگ ہیں۔ صاف لوگ ہیں۔ جلدی اثر قبول کرنے والے ہیں۔ مخالفت کا اثر بھی جلدی قبول کر لیتے ہیں لیکن پاکستانی اور ہندوستانی لوگوں کی طرح مخالفت کے رنگ کو پکا نہیں کرتے بلکہ جہاں شفاف پانی ملا وہ رنگ دُھل گیا اور دوسرا رنگ چڑھ گیا۔ لیکن خدا کا رنگ پکا ہوا کرتا ہے وہ جب چڑھتا ہے تو اس بات کی ضمانت خود دیتا ہے کہ وہ رنگ مستقل رہ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ نے دوسرے گندے رنگ جو آپ پر احمدی ہونے سے پہلے چڑھے ہوئے تھے یک دفعہ دھو ڈالے اور خدا کے رنگ میں رنگین ہوئے اور خدائی لوگوں کی صفات اپنانے کی کوشش کی ہے اگرچہ اس معاملے میں ابھی بہت سی منزلیں طے ہونے والی ہیں۔ یہ نہیں میں کہتا کہ آپ درجہ کمال کو پہنچ گئے ہیں لیکن دنیا کی جماعتوں میں آپ کا ایک ایسا مقام ہے۔ کہ مجھے بہت عزیز ہیں اس پہلو سے میں آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں اور اس توقع رکھنے کا حق رکھتا ہوں۔ کہ اگر آپ خدا کے فضل کے ساتھ تبلیغ کی طرف بھرپور توجہ دیں تو اس جزیرے کی چند سالوں میں قسمت بدل سکتی ہے اور یہ دنیا میں ہی نہیں بلکہ دین میں بھی

ایک جنّت نشان جزیرہ

بن سکتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور اہل ماریشس کو بھی توفیق عطا فرمائے۔ کہ آپ کے نیک رنگ اختیار کریں اور جلد از جلد احمدیت کی پُر امن آغوش میں آجائیں۔

اس مختصر افتتاحی خطاب کے بعد اب میں اس خطبہ کو ختم کرتا ہوں اور مسنون خطبہ پڑھوں گا۔

مکرم منیر احمد صاحب جاوید کا مرتب کردہ مندرجہ بالا خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

(ادارہ)

زلزلہ مصر کا آنکھوں دیکھا حال

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

از ــــــ مکرم چوہدری رفیق احمد صاحب نامر سکالر قاہرہ یونیورسٹی مصر

۱۲ اکتوبر ۱۹۹۲ء کا دن شرق وسطیٰ اور افریقہ کے ملک مصر کی تاریخ میں ہمیشہ کے لئے یاد رہے گا جبکہ دن کے ۳ بج کر ۱۷ منٹ پر ایک زبردست زلزلہ کا جھٹکا محسوس کیا گیا جس کی طاقت آلہ زلزلہ SISMOGRAPHS کے مطابق ساڑھے پانچ ڈگری سے لیکر ۵.۶ ڈگری تک ریکارڈ کی گئی۔ یہ زلزلہ کا جھٹکا ۶۰ لمحہ کے لئے آیا جو اپنے پیچھے بے شمار تباہیاں، بربادیاں، چیخ و پکار مالی و جانی نقصان کے اعداد و شمار چھوڑ گیا یہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کے لئے ایک نشانِ الٰہی بن گیا۔

نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد میں اپنی یونیورسٹی کے قریب دقی اسکوائر کے قریب سے گزر رہا تھا کہ اچانک میں نے دیکھا کہ ایک عمارت میں سے بے شمار لوگ مرد عورتیں بچے چیختے چلاتے ننگ دھڑنگ لباسوں میں بھاگتے ہوئے نکل رہے ہیں۔ قریب جا کر محسوس ہوا کہ ان لوگوں کی اس ۸ منزلہ عمارت کا کوئی حصہ ٹوٹ کر گر گیا ہے اور اس وجہ سے تمام اہل عمارت پراگندہ حال گھروں سے باہر سڑک پر آ گئے ہیں میں نے اس کو ایک عام انفرادی حادثہ سمجھ کر کوئی اہمیت نہیں دی اور اپنے ہوسٹل کی طرف آ گیا۔ لیکن جیسے ہی ہوسٹل کے احاطے میں قدم رکھا وہاں کی دنیا ہی عجیب بدلی ہوئی نظر آئی۔ تمام طلباء جن کی تعداد ۵ ہزار کے قریب ہے اپنی ۸ منزلہ عمارتوں سے باہر نکل کر کھلے میدان، گراؤنڈ میں پراگندہ ہیں اور بعض کے چہروں پر ہوائیاں اڑ رہی ہیں پولیس اور ایمبولینس کی گاڑیاں سائرن بجاتی ایک طرف سے بھاگتی ہوئی دوسری طرف کو نکل رہی ہیں تاکہ وہ طلباء جو دھکم پیل یا اونچی جگہ یا کھڑکیوں سے کود کر اپنی ٹانگوں کو تڑوا بیٹھے ہیں یا بیہوش ہو گئے ہیں کو ہسپتال میں منتقل کروایا جائے۔ کچھ نیک طینت طلباء گھاس کے میدان میں ہی خدا کے حضور نماز میں سجدہ ریز ہیں۔ اف میرے خدا اتنا کچھ ہو گیا اور مجھے ابھی تک حقیقت کا علم نہیں ہے میں اپنی بلڈنگ میں آیا تو وہی نفسا نفسی کی حالت۔ معلوم کیا تو پتہ لگا کہ آج مصر کی سرزمین میں سینکڑوں سال بعد اتنی زبردست تباہی مچانے والا زلزلہ آ گیا ہے جس کی مثال ۶۰ سال کی تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔ اب مجھے بھی موقعہ کی نزاکت کا احساس ہوا اور میں نے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ اللہ یہ تیرے ایک عذاب کا نشان ہے جو تو تیرے کام کرنے والوں کو سزا دینے یا ان کو اپنا چمکار دکھانے کے لئے وقتاً فوقتاً دنیا میں ظاہر کرتا ہے۔ مگر تو اس عذاب میں بے قصور اور انجان، ناکردہ غریب لوگوں کو اپنی حفاظت میں رکھنا خاص کر ہم احمدی مسلمانوں کو جو یہاں پہلے ہی تھوڑی تعداد میں ہیں۔ چونکہ میں تھکا ہوا تھا دوپہر کا کھانا کھا کر دوبارہ اپنے کمرے میں سو گیا اور ابھی ۲۷.۵ منٹ پر میں نیند سے اٹھا ہی تھا کہ مجھے اپنی چارپائی پر ایک زبردست جھٹکا محسوس ہوا اور ساتھ ہی طلباء کی چیخنے چلانے اور بھاگنے کی آوازیں سنائی دیں۔ باہر نکل کر دیکھا کہ زلزلے نے ایک بار پھر اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ اب تو مجھے بھی احساس ہوا کہ حقیقت کا جائزہ لیا جائے۔

چنانچہ سب سے پہلے میں نے اپنے احمدی دوست جن کے ہاں فون پر بات ہو سکتی تھی فون کرنے کی کوشش کی مگر ساری فون لائنیں معطل ہو چکی تھیں میں بس پر سوار ہو کر اپنے امیر جماعت مکرم حلمی صاحب اور ان کے بیٹے کے گھر پہنچا وہ خیریت سے تھے پھر ایک اور مخلص دوست محمد ابراہیم جو ایک پرانے علاقہ میں رہتے تھے رات کو وہاں پہنچا تو اس علاقہ میں بہت سی عمارتیں گری ہوئی پڑیں ملیں کاریں چکنا چور ہو چکی تھیں بہت سے لوگ زخمی ہو چکے تھے۔ اور کچھ لوگ بقضاء الٰہی فوت ہو چکے تھے۔ اللہ کا نام لیکر اس احمدی دوست کے گھر پہنچا وہاں ان کی بیوی اور بچے انتہائی سہمی ہوئی حالت میں ملے۔ ایک تو پڑوس کی عمارتوں کا گرنا اور پھر اس ہیبت ناک طریقہ سے زلزلہ کے جھٹکے جو اچھے اچھوں کے اوسان خطا کر رہے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے ہمارے اس احمدی دوست کی بلڈنگ کو جو ایک کافی پرانی عمارت تھی گرنے سے بچا لیا اور میرا یقین ہے کہ چونکہ ہم یہاں پر جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں اور قرآن کریم، احادیثِ رسول، کلامِ مسیح موعود علیہ السلام۔ حضور انور کے خطبات پڑھنے و سننے جاتے ہیں اس مکان کو اس لئے اللہ نے محفوظ رکھا اور خاص کر اسی کمرے میں صرف معمولی سی دراڑیں آئیں اور یہ صرف خدا کا فضل ہے کہ اس نے اپنی حفاظت میں رکھا۔ میں نے بھی انسیت کی خاطر رات وہیں گزاری اور پھر اگلے روز حالات کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے شہر کے ان حصوں میں جہاں زلزلہ سے بہت زبردست تباہی مچائی تھی گیا ہوا۔

اس سے قبل یہاں ایک بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مصر ایک اسلامی ملک ہے اور سائنسی نکتہ نگاہ سے وہ مشرق وسطیٰ کی ایسی جگہ میں آتا ہے جہاں زلزلوں کا امکان بہت ہی کم ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کسی قوم پر ان کے برے کاموں کا مزا چکھانے کے لئے ایسے ایسے نشانات دکھاتا ہے جس میں عقل والوں کے لئے عبرت کا نشان ہوتا ہے۔ اور یہی چیز اللہ تعالیٰ نے قوم مصر اور اہل مصر کو دکھائی کہ جس چیز کا تصور بھی بعید از عقل ہے اس چیز کو اس واضح طریقہ سے دکھایا یقیناً یہ خدا تعالیٰ کے وجود کا ایک زندہ نشان تھا۔

میری ہی نہیں بلکہ ہر ایک ایمان اور تقویٰ کی آنکھ رکھنے والے شخص کی رائے کے مطابق یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ اس ملک جس کے بارے میں آنحضرت صلعم نے اپنی احادیث میں اچھے رنگ میں ذکر کیا حضور کے صحابہ نے یہاں سکونت اختیار کی انبیاء و خلفاء اور اولیاء کی پیدائش گاہ اور مستقر رہا لیکن اپنی ان تمام مثبت خصوصیات کے باوجود اب اس ملک میں ایک دینی فساد برپا ہے۔ لوگ مسلمان ہونے کے باوجود ہر وہ فعل کرتے ہیں جو اسلام نے منع کیا ہے۔ شراب خانے عام ہیں فسق و فجور، زنا، چوری دھوکہ دہی بہتوں کی عادت بن چکی ہے۔ جھوٹ اس کثرت سے ہے کہ اللہ کی پناہ۔ منافقت کا اظہار اور یمین باللہ تو اکثریت کی عادت بن چکی ہے۔ بڑی بڑی دینی ہستیوں کی طرف سے مذہب کا استحصال کیا جاتا ہے۔ امیر امیر ہے اور غریب غریب ہے۔ دونوں کے درمیان دیواریں اونچی ہوتی جا رہی ہیں۔ اور "مساجد ھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ" کی زندہ تصویر یہاں نظر آتی ہے۔ حکام وقت کا کردار بھی کچھ مختلف نہیں

بلکہ وہ لوگ زیادہ ذمہ دار ہیں ان تمام چیزوں کے۔ تاریخ جانتی ہے کہ موجودہ عراق امریکہ جنگ میں جو کردار مسلمان حکمرانوں نے ادا کیا اس میں

اہم ملک کا رول سب سے زیادہ اہم ہے۔ اور معاندین اسلام نے مسلمانوں کے کندھے پر بندوق رکھ کر جنگی سیاست کے نام پر دیگر مسلمانوں کا بے انتہاء خون بہایا ہے کہ الامان والحفیظ اور ابھی تک اس پالیسی کو بنیاد بنا کر ہی اب ایران اور امارت متحدہ کی مشکل کی آگ کو شعلہ دیا جائے گا۔ اور غالباً اگر مصر میں یہ زلزلہ نہ آتا تو شاید اب اس آگ کو اب تک کافی بھڑکا دیا جاتا لیکن خدا تعالےٰ کی ہستی ہر حال میں اپنے مناسب طریقہ سے تعرف کرتی ہے اور اس نے اس موقعہ پر بھی اس مہرے کو جسکو عموماً عدوان اسلام اپنے زیر تصرف لاکر دیگر مسلمانوں کو اور ان کی حکومتوں کو دھمکانے کے لئے استعمال کرتے ہیں خدا تعالےٰ نے اس کو اور اس ملک کے حکمران و سیاستدانوں کو یہ ایک انذار دی کہ تم جو سیاست کا کھیل کھیل کر خدا کی ہستی کو بھول گئے ہو یہ درست نہیں ہے بلکہ خدا کی ہستی ابھی موجود ہے اور اپنے وجود کا اظہار مختلف طریقہ سے کرتی ہے اور اس کی ایک معمولی سی جھلک یہ ۴۰ لمحہ کا جھٹکا ہے اور اگر تم نے اپنی حالت میں تبدیلی نہیں کی تو پھر اس سے بھی بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ بہت ہی شرم کی بات ہے کہ تمام مسلمان ممالک جن کے حکام اور عوام پر یہ واجب ہے کہ وہ اسلام کی طرف منسوب ہونے کی وجہ سے صحیح اسلامی تعلیم کو اپنائیں۔ مگر یہ سب لوگ اس چیز کو جانتے ہوئے پھر صحیح اسلامی تعلیم کو بھول جاتے ہیں۔ پھر خدا کا غضب بھڑکتا ہے ان ملکوں پر جسکے نتیجے میں ہر چھوٹا بڑا غضب کی چکی میں پس جاتا ہے اس کی مثال اب لبنان سے شروع کریں جہاں مسلمانوں نے اپنے برے کردار کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکایا اور پھر خدا تعالےٰ نے ان کے اوپر ۱۵ سال تک خانہ جنگی کی حالت پیدا کردی سارے لبنانی آپس میں ہی اپنے بھائیوں کا خون بہانے لگے اور ۱۵ سال تک انتہائی وحشیانہ طریقہ پر مسلمانوں اور عیسائیوں کا خون بہتا رہا عراق کی طرف چلیں تو وہاں شراب خوری بے حیائی اور دیگر غیر اسلامی طریقہ کو اپنایا گیا جس کے بدلے میں خدا نے

دس پر آٹھ سال تک قریبی ملک ایران کے ساتھ جنگ مسلط کردی جہاں کے سابقہ حکمران شاہ نے ملک میں مغربی تہذیب و تمدن کو رائج کرکے غیر اسلامی طور و طریقہ کو رائج کردیا۔ ابھی اس جنگ کے

بادل ذرا ٹھنڈے ہوئے تھے کہ کویت کا مسئلہ کھڑا ہو گیا جس میں اور دیگر قریب کی اسلامی عربی ریاستیں بھی شامل ہوئیں اور ان ملکوں میں ہر سر روزگار دیگر مسلمان اور غیر مسلمان شہری جانتے

ہیں کہ ان عرب مسلمانوں کا کردار کس حد تک گر کر غیر اسلامی ہو گیا ہے اور پھر اس کی سزا دینے کے لئے خدا نے اُن پر یہ خلیج کی جنگ مسلط کردی۔ اور وہ عرب لوگ ڈالر جو دیگر غریب اسلامی ملکوں

پر خرچ کئے جانے چاہیئے تھے عدوان اسلام نے ان کو اپنی سیلبی گتھیوں میں الجھا کر اپنے ملک کو بھجوا دیا اور مسلمان کا خون مسلمان کے ذریعہ بہایا۔ ان مسلمان ممالک کی تباہی و بربادی ہر طرح سے کی گئی

ان کی آبادیوں کو ملیامیٹ کیا گیا اور خدا کا غضب اتنا بھڑکا کہ اگر ان تمام حکمرانوں اور علماء و ذمہ دار لوگوں کو احساس ہے تو وہ اس سے نصیحت اور عبرت حاصل کریں اپنے اعمال میں اصلاح پیدا کرکے خدا کے حضور گڑگڑائیں تا خدا کا غضب ٹھنڈا ہو اور عالم اسلام پھر اپنی سابقہ روایات کے مطابق پھلے پھولے اور دنیا میں چھا جائے۔

زلزلے کی طرف دوبارہ لوٹتے ہوئے مختصراً لکھتا ہوں۔ جب میں زلزلے سے متاثرہ علاقوں کی طرف گیا تو عام طور پر وہ آبادیاں جہاں پر غریب طبقہ کے لوگ اپنے گھروں میں رہتے ہیں ان علاقوں میں عام طور پہ یہاں تین چار منزلہ عمارتیں ہیں جو ۱۵ سال کے قریب عرصہ میں تعمیر ہوئی تھیں اور اب کافی حد تک بوسیدہ ہو چکیں ہیں لیکن لوگ اپنی پسماندہ حالت کی وجہ سے ان کو ابھی تک دوبارہ تعمیر نہیں کروا سکے ہیں چنانچہ شبرا۔ سیدہ زینب۔ شرابیہ قدیم مصر۔ الحسین۔ مصر جدیدہ وغیرہ کے علاقے زلزلے سے زیادہ متاثر ہوئے۔ بعض عمارتیں ساری گر گئیں بعض کے کچھ حصہ گر گئے خاص طور پہ سکول بہت زیادہ متاثر ہوئے کیونکہ ان کی عمارتیں عام طور پر کچی ہیں اور پھر جب زلزلہ آیا تو بچے گھبرا کر باہر بھاگے اور پھر جو نیچے دب گئے وہ زخمی ہو گئے یا پھر سکول کی دیواریں اور چھتیں گرنے کی وجہ سے فوت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

نئی آبادی مصر جدیدہ میں مستشفیٰ ھیلیو پولیس کے عین سامنے ایک چودہ منزلہ عمارت تھی جو بالکل زمین میں دھنس گئی اور یہ عمارت تقریباً ۱۵-۱۰ سال قبل ہی جدید طرز سے بنائی گئی تھی اور جب میں نے اس کو دیکھا ہے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے کہ سیمنٹ اور لوہے کا ایک پہاڑ تھا جو ریت کی طرح ایک دم بیٹھ گیا اور اس میں موجود تقریباً سبھی افراد ملبہ کے نیچے دب کر خدا کے حضور حاضر ہو گئے جن کی تعداد ۵۰ سے زیادہ تھی۔

زلزلوں کے متعلق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی پیشگوئی کا متن

کاش اہل دنیا اس پر غور کریں

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ تا ۲۵۷)

جن میں سے ۲۷ کی لاشیں ملبہ کو اٹھانے کے ساتھ ساتھ مل گئیں۔ بہت ہی دردناک منظر تھا۔ بہت سی لاشیں ایسی تھیں کہ دیکھنے سے رونگٹے کھڑے ہوتے تھے۔ آج ۸۰ گھنٹے کے بعد جب کہ اس عمارت کا سارا ملبہ اٹھائے جانے کا کام اپنے آخری مرحلہ کو پہنچ چکا ہے اور بظاہر یہ یقین تھا کہ اب کسی کے زندہ سلامت بچنے کی کوئی امید نہیں ہے خدا تعالیٰ نے معجزانہ طور پر تیسری منزل میں رہنے والے ایک نوجوان کو جو عمارت کے بیٹھ جانے کے ساتھ ہی زمین کے نیچے دھنس گیا تھا اس کی اٹالوی بیوی بچی اور ماں اس کے سامنے ہی فوت ہو گئے تھے کو خدا تعالیٰ نے زندہ بچا لیا اور یوں وہ واحد شخص تھا جو ایک بڑی الماری کے اوٹ میں آجانے کی وجہ سے بچ گیا۔ اور اس کو صرف معمولی سی خراشیں پہنچی تھیں۔

پورے ملک میں زلزلہ میں فوت ہونے والوں کی سرکاری تعداد ۵۰۰ کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اور زخمیوں کی تعداد ۱۰۰۰۰ ہے جب کہ اصلیت اس سے کہیں بہت آگے ہے۔ مکانات کے گرنے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس زلزلہ میں یہ فضل کیا کہ سڑک کوئی یا پل یا ریلوے لائن نہیں ٹوٹی جب کہ زلزلہ میں اس کا امکان بھی ہوتا ہے۔ لیکن مصر جہاں پر جدید طرز کے سینکڑوں کی تعداد میں پل بنے ہیں اور انڈر گراؤنڈ میٹرو بھی ہے لیکن اس میں کسی طرح کا نقصان نہیں ہوا۔ قاہرہ۔ تادلہ یا اہرامات مصر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ صرف تیسرے ہرم سے ایک پتھر لڑھک آیا اور آج سے ۵ ہزار سال قبل مصر کے انجینئروں نے اہرامات کی جو جگہ یا ٹیکنالوجی اختیار کی تھی وہ ان کی عقلمندی کی دلیل تھی کہ ۵۰۰۰ سال قبل بنی عمارتیں کسی قسم کے زلزلے سے متاثر نہیں ہوئیں اور باوجود یہ کہ زلزلہ کی طاقت کافی زیادہ تھی۔ اس قدر نقصان نہیں ہوا جتنا کہ اس سے کم طاقت والے زلزلے نے میکسیکو یا ایران یا امریکہ میں پچھلے چند سالوں میں کیا تھا۔ مجھ کو ابھی تک یاد ہے کہ چند سال قبل جب پاکستان اور میکسیکو میں زلزلہ آیا تھا وہاں بعض ایسے رونگٹے کھڑے کرنے والے مناظر تھے کہ زمین پھٹی اور سڑک میں جانے والی بس زمین کے اندر اپنی تمام سواریوں کے ساتھ دھنس گئی۔ یا ریلوے ٹرین الٹ گئیں۔ لیکن یہاں اس موقع پر کوئی بس ٹرک یا گاڑی نہیں الٹی۔ صرف ایک جھٹکا سا محسوس ہوا۔ اور پھر نارمل حالت ہو گئی کیونکہ میں خود بھی اس وقت سڑک پر ہی تھا اور اپنی سائیڈ پر جا رہا تھا اور اسی سڑک پر ایک ۶ منزلہ بلڈنگ میں ایک فلیٹ گر گیا۔ مگر اس پہ چل رہی بسیں اور ٹرک اور کاروں کو کوئی ایسا نقصان نہیں پہنچا۔ پرانی قدیم بادشاہوں کی طرف سے بنائیں ہوئیں مسجدوں میں سے بعض کے گنبد گر گئے اور اس میں موجود بڑے بڑے کرسٹل کے گلوب لیمپ گر گئے اور نمازیوں میں سے بعض ان وزنی لیمپ کے نیچے دب کر فوت ہو گئے۔

مصر کے صدر حسنی مبارک اس زلزلے کے وقت سے ایک دن قبل چین، کوریا اور روس کے سرکاری دورے پر نکلے تھے لیکن وہ ابھی چین ہی پہنچے تھے جبکہ یہ زلزلہ کی خبر انہیں پہنچی تو وہ اپنا دورہ بیچ میں ہی ادھورا چھوڑ کر واپس ملک پہنچے اور انہوں نے پوری انتظامیہ کو ہنگامی طور پر زلزلے کے آثار سے نپٹنے کے لئے تیار کر دیا تھا بذریعہ فون۔ چین سے واپس آکر انہوں نے اور ان کی بیوی سوزان مبارک نے ہسپتالوں میں موجود زخمیوں کی زیارت کی اور زخمی ہونے والوں کو ۵۰۰ مصری پونڈ اور مرنے والوں کے لواحقین کو ۵۰۰۰ پانچ ہزار پونڈ" (تقریباً ۱۵۰۰ ڈالر امریکی) دینے کے احکام صادر کئے۔ جن کے گھر برباد ہو گئے تھے ان کو فوری طور پر نئے مکان الاٹ کئے گئے۔ دوائیوں اور دیگر معمولی ضروری سامان کے ساتھ بھی ان کی امداد کی گئی۔ اور تمام بڑی بڑی اونچی عمارتوں کی جانچ پڑتال اور چیکنگ کے لئے کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ زلزلہ کی خبر دینے والے اس اسٹیشن کو جدید طرز کے آلات سے مسلح کرنے کیلئے جاپانی اور فرانسیسی ٹیکنالوجی کو کام کرنے کی اجازت دی۔ اس موقعہ پر لیبیا نے ۶۰ ملین، سعودیہ نے ۵۰ ملین، متحدہ امارات نے ۲۰ ملین ڈالر کا تعاون دیا۔ مغربی ممالک نے غذا اور دوائیوں سے بھرے ہوائی جہاز بھجوائے۔ اور تمام دنیا کے ممالک نے کسی نہ کسی طرح سے مصر کے ساتھ اپنا دوستانہ ساتھ نبھایا۔

یہاں ایک بات کا ذکر کرنا تعریف کے ساتھ ضروری سمجھتا ہوں۔ عام عادت میں چاہے ایک مصری شہری دوسرے شہری کی مدد کرے یا نہ کرے مگر یہ ایک بہترین سابقہ تجربہ کے ساتھ اس وقت کا بھی تجربہ ہے کہ تمام شہریوں نے اس زلزلہ کے وقت ہر طرح سے جو وہ کر سکتے تھے انہوں نے کیا۔ خون کی فراہمی کیلئے ہر مذہب و ملت کے نوجوانوں نے Donation دیا اور اس کثرت سے لوگ ہسپتالوں میں پہنچے کہ ہسپتال کی انتظامیہ کو انکار کرنا پڑا کیونکہ وہاں خون کو صحیح طریقہ سے رکھنے کے لئے فریج وغیرہ کی کمی ہو گئی اور مَیں بھی اس سلسلہ میں خون دان کیلئے گیا۔ لوگوں نے تمام زخمیوں کو چاہے وہ جانتے تھے یا نہیں ان کے حالات دریافت کرنے کی غرض سے ہسپتال و گھروں میں گئے۔ جہاں جس کی جیسی ضرورت پڑی انہوں نے مدد کی۔ لیکن موقعہ سے فائدہ اٹھا کر چوروں نے خالی گھروں میں سے چوریاں کیں۔ زلزلہ کے وقت [illegible] میں پولیس اور قیدی سب جیل سے بھاگ گئے۔ لیکن بعض نیک دل قیدی اپنے گھر والوں کی خیریت دریافت کر کے پھر ایمانداری سے واپس جیل کے حکام کے پاس پہنچ گئے جن کی خوشخبری اخبار میں شائع ہوئی۔ غرض ہر طبقہ کے لوگوں نے اس میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔

سکول کالج اور یونیورسٹی میں ۲ ہفتہ کی چھٹیاں کر دی گئیں تاکہ جب تک حالات سازگار نہ ہوں تب تک یہ تمام تعلیمی ادارے بند رہیں گے۔ مساجد و عبادت گاہوں میں خدا سے اس عذاب کو دور کرنے کے لئے دعائیں کی گئیں نیک لوگوں کی طرف سے۔ لیکن شر پسند لوگوں نے ناچ گانے اور کیبرے ڈانس کے پروگرام اور شراب خانوں کو بند نہیں کیا۔ بلکہ بعض تو ایسی مصیبت کے وقت بھی اپنا غم غلط کرنے کیلئے وہاں پہنچے۔ سینما پر بھیڑ کم نہیں ہوتی ہے۔ بلکہ تعلیمی اداروں میں چھٹیاں ہونے کی وجہ سے نوجوان اور ابھرتی نسل کو وقت مل گیا ہے تفریح کا۔ لیکن بعض لوگوں کو اپنی غلطیوں کا اور برائیوں کا احساس ہوا۔ اور انہوں نے خدا کی طرف توجہ کی اور مالی چندے دیئے اور دیگر قربانی کا مظاہرہ کیا اور خدا کے حضور گڑگڑا کر اس عذاب سے بچنے کی دعائیں کیں اور بعض نے یہ دعائیں کیں کہ اے خدا ایک اور دھکا لگا تاکہ سب لوگ برابر ہو جائیں اور غریب امیر اور اونچ نیچ کی دیوار ختم ہو جائے۔ بعضوں کے ایمان میں زیادتی ہوئی فالحمد للہ۔ اور یہ سارا تجربہ میرا ان تمام لوگوں سے ملنے کے بعد ہوا جو کہ میں نے اس متاثرہ زلزلے کے بعد تحقیق کی غرض سے کیا۔

اپوزیشن پارٹیوں نے حکومت پر نکتہ چینی کی کہ حکومت کو پہلے سے ہی جدید طرز کا Seismograph [illegible] system station بنانا چاہیئے تھا۔ تاکہ زلزلہ کی قبل از وقت اطلاع کا پتہ لگے۔ کیونکہ جو اسٹیشن یہاں حلوان میں قائم ہے وہ ابھی تک قبل از وقت خبر نہیں دے سکا ہے اور ان کے ذمہ دار پریس میں یہ بیان دے کر اپنی گلو خلاصی کر رہے ہیں کہ زلزلے کی قبل از وقت تاکید سے خبر نہیں دی جا سکتی ہے۔

اتنا کچھ ہونے کے باوجود کاش ان عقل کے اندھوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ یہ وقت ہے کہ وہ صحیح اسلامی تعلیم کو اپنا کر سیدھے راستے پر آجائیں اور سرور کونین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وقت امام الزمان کا ان نشانیوں کے ساتھ بتایا ہے اس پر ایمان لا کر خدا کے فضلوں کے وارث بنیں تا ان کی دینی و دنیاوی اور اخروی حالت سدھر جائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ ۱۱:۔ ۔۔۔ سے منظوری آچکی تھی لیکن انہوں نے کمالِ اخلاص سے وہاں کی رہائش کو ترجیح دی کر بیرونی ملک سے انکار کر دیا" (خطبات محمود جلد ۳ صفحہ ۲۱۶ فرمودہ ۱۰ اپریل ۱۹۳۳ء)

حضور فرماتے ہیں:۔ "اور اب یہ دوسرا نکاح چوہدری سعید احمد صاحب سیٹھ خیر الدین احمد صاحب آف لکھنؤ کی صاحبزادی کے ساتھ تجویز کیا گیا ہے سیٹھ صاحب بڑے مخلص نیک اور اعلیٰ قربانی کرنے والے فرد ہیں ...... پارٹیشن کے بعد جب کہ میں نے مالی مشکلات کے پیش نظر چندوں کے اضافہ کی تحریک کی تھی تو انہوں نے اپنی آمد کے تیسرے حصہ کی ادائیگی کا وعدہ کیا تھا۔ دریافت کرنے پر پتہ چلا ہے کہ وہ اس وقت سے مسلسل ۵۰ سے ہزار روپیہ تک ماہوار چندہ ادا کر رہے ہیں۔ لہذا امید کی جاتی ہے کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک اور بابرکت ہوگا" (ایضاً)

واقعی میں یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت رہا۔ محترم سعید صاحب مرحوم نے اپنے تمام فرائض احسن رنگ میں ادا کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے۔ آمین۔

مدلل و مسکت جوابات (قسط نمبر ۱۴)

راہِ ہدیٰ

تحریر ——— ایم . کے . خالد

دیوبندی عالم محمد یوسف صاحب لدھیانوی کے رسالہ "قادیانیوں کو دعوت اسلام" کے جواب میں ۔
(ادارہ)

(پس جب آپ احمدیوں کو تاویل کی اجازت نہیں دیتے تو آپ یا آپ کے ہم عقیدہ دیو بندیوں کو کیا حق ہے کہ جب آپ اشرف علی رسول اللہ کہیں تو اس کی تاویل کریں)

پس آپ کے لئے دو میں سے ایک بات لازم ہو چکی ہے کہ یا تو ہر اس شخص سے تاویل کا حق چھین لیں اور عالم اسلام میں ہر طرف قتل و غارت کا بازار گرم کر دیں یا پھر جماعت احمدیہ کے لئے بھی یہ حق تسلیم کر لیں جس کے تمام مرد و زن بلا استثناء حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غلام محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر درجہ نہیں دیتے اور جہاں بھی آپ کے لئے مجازاً لفظ محمدؐ استعمال ہوا ہے کامل یقین کے ساتھ اس سے مراد یہ لیتے ہیں کہ آپ محمدؐ رسول اللہ کے عشق میں کامل طور پر فنا تھے اور آپ نے اپنے وجود کا کوئی حصہ باقی نہ چھوڑا مگر تابع فرمانِ محمدؐ کر دیا۔ اس کے سوا کوئی احمدی ہرگز محمدؐ رسول اللہ کی ہمسری سے بالا ہونا تو درکنار آپ کی ہمسری کو ارتکابِ کفر سمجھ کر مردود قرار دیتا ہے۔ یہ تو ہے ہمارے دل کا حال جو ہم جانتے ہیں اب اے عالم الغیب ہونے کے دعویدار مولوی صاحب! بتائیے کہ آپ ہمارے دل کا کیا حال جانتے ہیں؟

قارئین کرام! لدھیانوی صاحب کے مزاج سے آپ خوب اچھی طرح واقف ہو چکے ہیں کہ وہ کس طرح قائل کے قول کو اور مصنف کی عبارت کو ان معنوں کے بالکل برعکس معنے پہنانے کے ماہر ہیں کہ جن معنوں میں اس نے کلام نہیں کیا یا عبارت نہیں لکھی۔

لدھیانوی صاحب نے اپنے اعتراض کو ثابت کرنے کے لئے کلمۃ الفصل کی ایک عبارت پیش کی ہے۔

مصنف کتاب "کلمۃ الفصل" کی اس تحریر سے متعلق جسے انتہائی بھیانک کلمہ کفر کے طور پر مولوی صاحب پیش فرما رہے ہیں، ہم قارئین پر خوب اچھی طرح واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ لدھیانوی صاحب نے جو معنے اس تحریر کو پہنانے کی کوشش کی ہے سراسر ظلم اور افتراء ہے اور ویسا ہی ظلم و افتراء ہے جیسا کہ کوئی شخص ان بزرگانِ امت پر حملہ کرے جن کا پہلے ذکر گزر چکا ہے اور ان کی تحریرات اور ملفوظات سے کفر و الحاد کے معنے اخذ کرے۔

لدھیانوی صاحب نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی جس عبارت پر اپنے افتراء کی عمارت تعمیر کی ہے وہ یہ ہے۔

"مسیح موعودؑ خود محمدؐ رسول اللہ ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے، اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمدؐ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔"

(کلمۃ الفصل صفحہ ۱۵۸)

قارئین کرام۔ دراصل یہ تحریر ایک ایسے معترض کو پیش نظر رکھ کر لکھی گئی جو خود تسلیم کرتا تھا کہ احمدیوں کا کوئی الگ کلمہ نہیں ہے اور اس طرح چالاکی سے احمدی علم کلام پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ غرض یہ تھی کہ احمدیوں کو ملزم کرے کہ اگر تمہارا یعنی حضرت مرزا صاحبؑ کا الگ کلمہ نہیں ہے تو وہ کسی معنوں میں بھی نبی نہیں کہلا سکتے اور اگر کلمہ الگ ہے تو امت محمدیہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔

چالاکی کے اس پھندے سے نکلنے کی کوشش سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے یہ عبارت لکھی جس پر جناب لدھیانوی صاحب پھر پھر کر حملہ کر رہے ہیں۔

درحقیقت اس کا جواب جو مصنف کتاب "کلمۃ الفصل" دینا چاہتے تھے اور وہی آج بھی ہر احمدی کا جواب ہے جو یہ ہے کہ یہ درست ہے کہ جماعت احمدیہ کا کوئی الگ کلمہ نہیں اور مولوی صاحب جو یہ بات پیش کرتے ہیں کہ جماعت کا کوئی الگ کلمہ ہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ جماعت احمدیہ کا وہی کلمہ ہے جو لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ ہم حضرت مرزا صاحبؑ کو ہرگز محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر آزاد نبی کے طور پر تسلیم نہیں کرتے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اور تابع کو اگر امتی نبی کے مقام پر سرفراز فرمایا جائے تو ہرگز نئے کلمہ کی ضرورت نہیں کیونکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ ہی قیامت تک کے لئے حاوی ہے اور غیر متبدل ہے۔

یہ بات معترض کو سمجھاتے ہوئے مصنف "کلمۃ الفصل" نے ایک یہ طرز بھی اختیار کی کہ اسے بتائیں کہ اصل میں محمدؐ نام اور محمدؐ مقام اتنے عظیم ہیں کہ صرف گذشتہ زمانوں پر ہی حاوی نہیں آئندہ زمانوں پر بھی حاوی ہیں۔ پس جس طرح یہ کہنا درست ہوگا کہ جملہ انبیاء کے نام جیسے آدمؑ، نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ عیسیٰؑ، وغیرہ محمدؐ نام کے تابع اور اس کے کلمہ میں شامل ہیں اسی طرح یہ کہنا بھی درست ہے کہ بعد میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض یاب ہو کر اگر کسی امتی کو مقام نبوت عطا ہو تو وہ بھی اسم محمدؐ کی جامعیت میں داخل ہوگا۔ یہ استدلال کوئی محض ذوقی نکتہ نہیں بلکہ ایک ٹھوس حقیقت پر مبنی ہے جس پر ان ظاہری مولویوں کی نظر نہیں۔

اسم محمدؐ کی تصدیق میں اس لئے دوسرے انبیاء کی تصدیق شامل ہو جاتی ہے، خواہ وہ بعد میں ہوں یا پہلے ہوں، کہ قرآن کریم وہ کتاب ہے جس نے دیگر تمام انبیاء کی تصدیق بنائے ایمان میں داخل کر دی اور اسلام ہی وہ مذہب ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے ہر شخص پر لازم کر دیا کہ محض یہ ایمان کافی نہیں جبکہ تم خدا کے دیگر انبیاء میں کسی ایک کا انکار کرنے والے ہو۔

پس یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم احسان ہے کہ آپ دوسرے انبیاءؑ کے بھی مصدق بن گئے خواہ وہ دنیا میں کہیں بھی، کسی بھی زمانہ میں پیدا ہوئے ہوں۔ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امتیازی شان ہی ہے جس کو بیان کرتے ہوئے مصنف کتاب "کلمۃ الفصل" نے معترض کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا مقام ہے کہ ان کے نام میں ہر نبی کی تصدیق شامل ہو گئی۔ تمہارے اور ہمارے درمیان فرق صرف یہ ہے کہ تم صرف گذشتہ انبیاء کی تصدیق اس نام میں سمجھتے ہو، ہم اس کی پیشگوئی کے مطابق ظاہر ہونے والے امام مہدیؑ کو بھی جس کا درجہ ہم امتی نبی کا درجہ سمجھتے ہیں، اس تصدیق میں داخل سمجھتے ہیں۔

پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے کے لئے کسی اور کا کلمہ پڑھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہر کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ میں داخل ہو چکا ہے۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء کو نبی اللہ تسلیم کرنے والے پر یہ حاجت نہیں رہی کہ ابراہیمؑ رسول اللہ، موسیٰؑ رسول اللہ، عیسیٰؑ رسول اللہ یا کسی اور نبی کا کلمہ پڑھے، اسی طرح احمدیوں کے لئے ہرگز ضروری نہیں کہ محمدؐ رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے کے بعد احمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنا شروع کر دیں۔

یہ وہ نہایت عالمانہ اور عارفانہ نکتہ تھا جسے سمجھانے کی حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ مصنف کتاب "کلمۃ الفصل" نے کوشش فرمائی لیکن انہوں نے یہ خیال نہ کیا کہ ان کے مخاطبین میں بہت سارے غبی بھی شامل ہیں جو حسن نیت کے ساتھ محض بات سمجھنے والے نہیں بلکہ محض اعتراض برائے اعتراض کرتے ہیں اور حق جوئی سے ان کی کوئی غرض نہیں۔ یہ لدھیانوی صاحب بھی اسی

قبیل کے لوگوں میں صفِ اوّل میں ہیں۔ مولوی صاحب! جو بات ہم نے سمجھائی ہے اسے سمجھیں اور توبہ کریں کیونکہ یہ عقیدہ مبنی بر قرآن و حدیث ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے مصدق بنے اور یہی آیت خاتم النبیین کے معانی میں سے اہم معنیٰ ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے مصدق بن گئے۔ پس جس نے آپ کی تصدیق کی اس نے گویا ہر نبی کی تصدیق کر دی۔ خواہ پہلا ہو یا بعد میں ہو۔

اس وضاحت کے بعد اگر پھر بھی یہ مولوی صاحب ازراہِ عناد ناواجب اور ناحق حملوں سے باز نہ آئے تو ہمیں ان سے کلام نہیں، ہماری ان پہ حجت تمام ہو چکی۔

پس اس صورت میں آخری صورت یہی بنتی ہے کہ احمدیوں کا یقیناً کوئی اور کلمہ نہیں جیسا کہ ہم یقین کرتے ہیں اور ہمارے مخالفین بھی یہی تسلیم کرتے ہیں۔ اسی لئے تو اعتراض پیدا ہوا ہے۔

احمدیوں کو اس لئے الگ کلمہ کی ضرورت نہیں کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ میں تمام انبیاء کی تصدیق داخل سمجھتے ہیں لیکن لدھیانوی صاحب چونکہ اس عقیدہ کو ملحدانہ عقیدہ سمجھتے ہیں شاید اسی لئے ان کے بزرگ اور مرشد نے اپنا الگ کلمہ بنالیا اور ان کے متبعین کو بھی یہ ضرورت پیش آئی کہ وہ اشرف علی رسول اللہ" کے نعرے لگائیں۔

(رسالہ الامداد ۸ صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵ مطبوعہ تھانہ بھون)

"عقیدہ نمبر ۱۹"

لدھیانوی صاحب لکھتے ہیں۔

"چونکہ مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں دوبارہ آنے کے قائل نہیں۔ اور مرزا غلام احمد صاحب کو محمد رسول اللہ تسلیم نہیں کرتے اس لئے قادیانیوں کے نزدیک وہ قادیانی کلمہ کے منکر ہونے کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں"

اس اعتراض سے پتہ چلتا ہے کہ مولوی صاحب اندرونی طور پہ کیسے ٹیڑھے ہیں۔ جس طرح ہڈیوں کا مریض بعض اوقات ٹیڑھا ہو جاتا ہے اور اس کی ہیئت عجیب دکھائی دیتی ہے اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگ روحانی بیماریوں کی وجہ سے ٹیڑھے میڑھے ہو جاتے ہیں۔

اس اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب نے پہلے کس طرح جھوٹی بات جماعت کی طرف منسوب کی اور پھر حملہ شروع کر دیا۔ اوّل تو یہ بات بھی بالکل جھوٹ ہے کہ احمدی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنفسہٖ دوبارہ دنیا میں آنے کے قائل ہیں۔ دوسرے یہ بات بھی جھوٹ ہے کہ اگر معنوی بعثت مراد لی جائے تو دوسرے مسلمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معنوی طور پر دوبارہ آنے کے قائل نہیں۔

یہ دونوں باتیں غلط اور ٹیڑھی ہیں۔ جہاں تک بنفسہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کا سوال ہے نہ دوسرے مسلمان اس کے قائل ہیں اور نہ احمدی اس کے قائل ہیں۔ اگر کسی پرانے رسول کا بنفسہٖ آنے کا کوئی قائل ہے تو خود لدھیانوی صاحب اور ان کے ہمنوا ہیں۔ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے عیسیٰ علیہ السلام کے بنفسہٖ پرانے جسم سمیت دوبارہ دنیا میں آنے کے قائل ہیں۔

جہاں تک معنوی بعثت کا تعلق ہے۔ جو کامل غلامی کی صورت میں یا فنافی الرسول کی صورت میں ہونی ممکن ہے۔ تو اس کے نہ صرف یہ کہ احمدی قائل ہیں بلکہ قرآن کریم کی رو سے اس بات پر کامل یقین رکھتے ہیں۔

اور اگر یہ عقیدہ کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نائب آپ کی غلامی میں آپ کی بعثتِ ثانیہ کا مظہر بنے گا، مولوی صاحب کے نزدیک قابلِ قبول نہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کو قرآن سے ہی انحراف ہے اور احادیثِ صحیحہ سے بھی توبہ کریں۔

باقی ـــــ آئندہ

ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔

اذکروا موتٰکم بالخیر

میرے بہت ہی پیارے بہنوئی

مکرم چوہدری سعید احمد صاحب درویش مرحوم کی یاد میں

از مکرم داؤد احمد صاحب بھٹی لکھنؤ (یوپی)

محترم چوہدری سعید احمد صاحب مرحوم کی وفات کو تقریباً دو سال ہو رہے ہیں۔ لیکن جو زخم آپکے داغِ مفارقت کے ردِ عمل میں حقا وہ آج بھی ویسا ہی ہرا ہے۔ دارالامان کی مقدس بستی میں جب بھی گزر ہوتی ہے تو میرے پیارے بہنوئی صاحب کا نورانی چمکدار چہرہ میری نظروں کے سامنے آجاتا ہے جو معصومیت و خلوص کا امتزاج تھا۔ تاریخ احمدیت میں درویشوں کے کارنامے اور انکا عظیم مقام اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے زریں دور سے تعبیر کیا جائے گا۔ نسلوں در نسلوں کو ایثار و قربانی، صبر و قناعت، قوتِ برداشت، حسنِ معاشرت، محبت و اطاعت کا سبق دیتا رہے گا۔ حضرت المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"آپ لوگ وہ ہیں جو ہزاروں سال تک احمدی تاریخ میں خوشی اور فخر کے ساتھ یاد رکھے جائیں گے ... خدا کا فضل بلا وجہ کسی کو نہیں چنتا"۔ (الفرقان درویشانِ قادیان نمبر صفحہ ۵)

وہ پُر آشوب دور جب ظلمت اور بربریت اپنے شباب پر تھی۔ اجڑے ہوئے قافلے کاروان جذبۂ انتقام کے ساتھ اپنے نشیمن کی تلاش میں نکل پڑے۔ لیکن ایک نوجوان جو اپنی زندگی کا سفر ۱۹۴۷ء میں تقرری ہونے کے لئے شروع کر رہا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی خزانہ کے امیر مکرم چوہدری غلام محمد صاحبؓ کا پوتا تھا۔ مکرم چوہدری فیض احمد صاحب مرحوم کا اکلوتا بیٹا تھا اپنے والد کی خواہش اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سر پر کفن باندھ کر اپنے دولت کدہ پورا مہاراں ضلع سیالکوٹ سے نکل کر تمام دنیاوی خواہشات کا گلا گھونٹ کر "انوار کی نگہبانی" کے لئے دارالامان کی طرف کوچ کر گیا۔

صرف تحفظ شعائر اللہ کا جذبہ لیکر آگے بڑھا اور کہا کہ یہی میرا مسکن اور یہی میرا مدفن ہے! غربت و تنگی کی وجہ سے والد بزرگوار تحریر بھیجتے کہ اب حالات ساز گار ہیں تم اپنے آبائی وطن آسکتے ہو زمین و جائیداد کی نگہداشت کرو۔ مرحوم کا ہمیشہ یہی جواب ہوتا کہ تخت گاہِ مسیح کو چھوڑ کر اب کسی دولت کی ضرورت نہیں۔ سلسلے سے والہانہ محبت و عقیدت رکھتے تھے۔ مرکز کی ملازمت کے فرائض نہایت ایمانداری سے انجام دیتے کسی دور سے پر جاتے نہایت کفایت شعاری سے کام لیتے۔ اپنے آرام و آسائش کی کوئی پرواہ نہیں کرتے محاسب، ناظر بیت المال و امورِ عامہ کے عہدے پر فائز رہے۔ جب آپ ایڈیشنل ناظر امورِ عامہ تھے تو بیرونی ممالک سے آنے والے زائرین کے تعلق سے مرکزی وزراء و افسران سے ملاقات کو جاتے۔ نہایت سادگی اور صفائی سے اربابِ حل و عقد سے اپنی روئیداد سنائی چنانچہ اللہ پر ایمان جو اللہ کے فضل سے بغیر کسی تامل کے کام کر دیا۔ یہی وجہ تھی کہ اپنے روایتی سادہ انداز میں ہونے کے باوجود مرکزی و ریاستی متعدد معزز شخصیتوں سے دیرینہ تعلقات تھے۔ نادار و مستحق طالب علم کی ہر ممکن مدد فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ ان کی فیس و اخراجات کے لئے بعض مخیر احباب سے اپنی ضمانت پر قرض لیتے اور ان کی معاونت کرتے۔ کئی مرتبہ پریشانی بھی اٹھائی لیکن چہرہ پر ذرا بھی شکن نہ آئی اور ہمیشہ بشاشت قلبی سے کام کرتے۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند نہایت تزک و احتشام۔ اور سنوار سنوار کر نماز ادا کرتے۔ رات کا اکثر وقت تہجد و عبادت میں گزارتے۔ اللہ نے بے شمار مبشر خوابوں سے نوازا۔ لقائے باری تعالیٰ کے جلووں سے بھی آشنا ہوئے۔ رمضان المبارک کے روزوں کے علاوہ نفلی روزے اہتمام سے رکھتے۔ تبلیغ کا بے حد شوق تھا۔ اس فرض کو جوش اور والہانہ جذبے کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

زندگی کے سخت سے سخت ایام نہایت صبر و متانت سے برداشت کرتے بلکہ ہمیشہ جذبۂ شکر و حمد سے معمور رہتے۔ اپنی اس خوش نصیبی پہ فخر محسوس کرتے کہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تخت گاہ میں پناہ گزین ہوئے ۱۹۵۰ء میں میری ہمشیرہ محترمہ لیلیٰ بیگم صاحبہ سے آپکا نکاح ہوا۔ یہ نکاح قادیان کا دوسرا تاریخی نکاح تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ربوہ میں نکاح پڑھایا اور فرمایا:

"وہاں کے رہنے والوں میں سے ایک مخلص نوجوان چوہدری سعید احمد صاحب بی۔اے ہیں جو وہاں کے صدر انجمن احمدیہ کے محاسب ہیں۔ ان کے متعلق پی۔اے سی (P.A.C)

(باقی صفحہ ۹ پر)

قسط (۲)

پاکستانی ملاؤں کی ایک اور شعبدہ بازی

از:- مکرم احمد منیر خواجہ صاحب درز برگ جرمنی

اس کے بعد میں مولانا لدھیانوی ان کے مریدوں اور ان کے مرشدوں کو اس بات کی طرف خاص توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ کو اسلام سے ذرا بھی واقفیت ہے تو آپ کو معلوم اور یاد ہونا چاہیئے کہ۔ "پتھر ہمیشہ صادقوں پر ہی پڑتے ہیں۔" جیسا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ سے پیشتر اپنے دوستوں عزیزوں رشتہ داروں اور ہمجولیوں میں اپنی راستبازی سچائی ہمدردی نیکی اور ہمسایوں سے نیک سلوک کی وجہ سے انتہائی عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مگر دعویٰ کے بعد وہی لوگ آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ اور راہ چلتے آپ پر پتھر پھینکتے اور لہو لہان کر دیتے۔ اور آپ کے قتل کے منصوبے بناتے مگر جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔ حضرت محمد رسول اللہ کو خدا تعالیٰ نے بچا لیا۔ اور جوں جوں دشمنان اسلام آپ کو تکلیفیں دیتے۔ اس سے دگنی تیزی کے ساتھ .... آپ اسلام اور خدا تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ کرتے۔ اور آخر خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیابی عطا فرمائی۔

اب اگر مولوی لدھیانوی صاحب ذرا حسد۔ بغض اور شرارت سے ہٹ کر دیکھیں تو یہی حال حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہوا۔ حضرت مرزا صاحب اپنے دعویٰ سے پیشتر ہندوؤں سکھوں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں اور اپنے رشتہ داروں میں اپنی راستبازی سچائی نیکی اور اپنے اور پرائے سے حسن سلوک اور ہمدردی کی وجہ سے انتہائی قدر و منزلت اور عزت اور احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ مگر جب آپ نے خدا تعالیٰ سے حکم پاکر سلسلہ احمدیہ کی بنیاد رکھی اور تمام دنیا کو نیکی اور ہر انسان کو برابری کی تبلیغ شروع کی تو یہی لوگ آپ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ طرح طرح کی تکلیفیں دینی شروع کیں۔ حتیٰ کہ مسجد میں جانے کا راستہ بند کر دیا۔ اور جھوٹے مقدمات بنانے شروع کئے۔ مگر حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ان تمام تکلیفوں کی پرواہ نہ کی اور دن رات اسلام کو پھیلانے اور خدا تعالیٰ کا نام بلند کرنے میں مصروف ہو گئے اور ساتھ ہی ساتھ یہ دعا بھی کی کہ اے خدا مجھے ایسے ساتھی عطا کر جو تیرے اس نیک کام میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ اور میرے مددگار ثابت ہوں۔ چونکہ یہ خدا تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ تھی۔ اور اس کے حکم کے مطابق شروع کی گئی تھی۔ آپ کو الہام ہوا کہ "الیس اللہ بکافٍ عبدہ" اور پھر الہام ہوا کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

اب یہ دونوں الہام کس شان سے پورے ہوئے۔ اس کی دنیا گواہ ہے ممکن ہے مولوی لدھیانوی صاحب ان دعاؤں کی قبولیت دیکھ سکیں یا نہ دیکھ سکیں یہ الگ بات ہے کہ یہ دونوں الہامات کس شان سے پورے ہوئے اور پورے ہو رہے ہیں۔ اور انشاء اللہ پورے ہوتے رہیں گے۔ اس وقت شاید ہی دنیا کا کوئی ایسا ملک ہو جہاں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مرکز اور مشن نہ ہو۔ اور احمدیت کے پروانے دن بدن ترقی کی راہ پر گامزن نہ ہوں۔ اور یہ احمدیت کی تاریخ میں دلچسپ واقعہ ہے کہ جس قدر آپ جیسے مولویوں کی وجہ سے احمدیت کی مخالفت ہو رہی ہے۔ جس قدر احمدیوں پر ظلم و ستم اور قید و بند کی سزائیں دی جا رہی ہیں۔ اور بغض شرارت اور حسد کی بنا پر احمدیہ جماعت کو کلمہ۔ نماز۔ سلام اور اذان کو بجا لانے پر پابندی لگائی جا رہی ہے اس سے دگنی تیزی کے ساتھ سعید روحیں احمدیہ جماعت میں شامل ہو رہی ہیں۔

ایک لحاظ سے ہم مولوی لدھیانوی صاحب کے شکر گزار ہیں کہ خدا تعالیٰ نے احمدیہ جماعت کے لئے خاموش تبلیغ کا ایک نیا دروازہ کھول دیا کہ مولوی محمد یوسف صاحب لدھیانوی اور ان کے پیروں۔ مریدوں کو ہمارے لئے نوکر رکھ دیا۔ کہ یہ شرارت اور مخالفت کریں۔ اور جماعت احمدیہ کی تبلیغ ہو۔ اور سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں لوگ احمدیت میں شامل ہوتے چلے جائیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے کسی قوم کے لئے اپنی رحمت اور بخشش کے دروازے بند نہیں کئے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے بار بار یہی تاکید اور تعلیم تھی کہ کسی انسان کا دل مت دکھاؤ۔ اور اگر کوئی گالی دے تو اس کو دعا دو۔ کسی مسلمان کو کافر مت کہو۔ کیونکہ دلوں کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ہندو سکھ مسلمان عیسائی سب بھائی بھائی ہیں۔ اور یہ اسی تعلیم کا نتیجہ ہے کہ ہندوؤں نے بھی احمدیت قبول کی سکھوں نے بھی احمدیت قبول کی عیسائیوں نے بھی احمدیت قبول کی۔ اور مسلمانوں میں جو سنجیدہ طبقہ تھا وہ بھی جوق در جوق احمدیت میں شامل ہونے لگا۔ اور آج بھی شامل ہو رہا ہے۔

دوسری بات مولانا لدھیانوی صاحب کی خدمت میں یہ ہے کہ آخر وہ بھی ایک خدا کے سامنے پیش ہوں گے۔ اور ان کا حساب کتاب ہوگا۔ اور خدا تعالیٰ ان سے پوچھے گا کہ تم نے میرا کلمہ کیوں مٹایا۔ مسجد کو مسجد کہنے سے کیوں روکا۔ احمدیہ جماعت کو مسلمان کہلانے اور میرے احکام بجا لانے سے کیوں روکا۔ تمہیں کیا حق تھا کہ تم ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کو سلام کرنے سے روکا۔ تم نے احمدیہ جماعت کو اذان دینے پر قید و بند کی سزا دی۔ مولانا صاحب اس وقت کا خیال کریں اس وقت آپ کی کیا حالت ہوگی۔ مندرجہ بالا سوالات کا صرف آپ کو جواب دینا ہوگا۔ وہاں صرف خدا تعالیٰ کی حکومت ہوگی۔ وہاں آپ کے استاد۔ مرشد اور آپ کو حلوہ کھلانے والے خود مجرموں کے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے وہ جب چلتی ہے تو پھر اس کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔

تیسری بات مولانا لدھیانوی صاحب ان کے مرشدوں اور اسلام کے رکھوالوں کی خاص توجہ کے لئے یہ ہے کہ آپ لوگ تھوڑی دیر کے لئے مذہب و ملت کافر اور مسلمان۔ احمدی اور شیعہ کی بحث سے ہٹ کر ایک انسان ہونے کی صورت میں ذرا غور کریں کہ انسان کو پیدا کرنے کی اصل غرض خدا تعالیٰ کی یہی تھی کہ ایک انسان دوسرے انسان سے ہمدردی پیار اور حسن سلوک سے پیش آئے۔ اب بھی وقت ہے۔ پاکستان میں تباہ کاریوں اور طغیانیوں پر نظر ڈالیں۔ اسلام کو فروخت کرنا اور خدا تعالیٰ سے مقابلہ کرنا چھوڑ دیں۔ ایک انسان کو دوسرے انسان پر ظلم کرنا نہیں بلکہ اس کو گلے لگانا سیکھیں۔ کس کے دل میں کیا ہے۔ یہ معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ آپ کو تو اپنے دل کا بھی پتہ نہیں کہ اس کی حرکت کب بند ہو جائے گی۔ آپ دوسروں کے دل کا حال کیسے جان سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے مقابلہ نہیں بلکہ اس سے پناہ مانگیں۔ کہ آخری حساب اس کے پاس ہوگا۔ پھر وہاں فیصلہ ہوگا کہ کون مسلمان تھا۔ اور کون کافر۔ کون سچا تھا۔ اور کون جھوٹا۔ کون خدا تعالیٰ کے احکام کی تبلیغ کرتا تھا۔ اور کون خدا تعالیٰ کے احکام کی بے حرمتی کرتا تھا۔

مولویوں کا کام سیاست نہیں۔ اور نہ ہی یہ ان کے بس کا روگ ہے۔ اگر مولانا لدھیانوی صاحب کی نظر سے مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۲ء کا اخبار جنگ گزرا ہو تو انہوں نے لازمی دیکھا ہوگا کہ اس میں ان کے کسی بھائی بند نے بھی ایک سرخی لکھی ہے۔ "سیاست کرنا علماء کا کام نہیں وہ مذہب پر توجہ دیں"۔

اگر اب بھی مولانا صاحب کے دماغ میں یہ بات نہیں آئی تو پھر مولانا کے متعلق یہی کہنا پڑے گا۔ کہ مولانا کی عقل کا خانہ خالی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ دیکھو میں زمین و آسمان کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے مُردے زندہ ہو رہے ہیں۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں۔"

(الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

قادیان دارالامان میں

مجلس انصار اللہ بھارت کے ۱۳ تیرھویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

٭ علماء و بزرگان کی پر مغز تقاریر ٭ دلچسپ علمی و ورزشی مقابلے ٭ مجلس شوریٰ کا انعقاد

رپورٹ مرتبہ شعبہ رپورٹنگ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت قادیان

الحمد للہ کہ مجلس انصار اللہ بھارت کا دو روزہ تیرھواں سالانہ اجتماع مرکز قادیان میں مورخہ ۱۴۔۱۵ اکتوبر ۱۹۹۲ء کو منعقد ہو کر نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں قادیان کے انصار کے علاوہ ہندوستان کی ۱۷ مجالس سے ۱۷ نمائندگان نے شرکت کی۔ انصار بزرگان نے نہایت جوش و خروش اور جذبۂ عقیدت سے اس اجتماع کے سب پروگراموں کو کامیاب بنایا۔

پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۴ اکتوبر کو رات ۴ بجے سے گلیوں میں خدام و اطفال نے درود شریف کا ورد کرتے ہوئے احباب کو نماز تہجد کے لئے بیدار کیا اور مسجد مبارک میں جملہ انصار نے محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کی امامت میں نماز ادا کی۔ نماز فجر کے بعد محترم مولانا محمد عمر علی صاحب نے درس قرآن مجید، محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے درس حدیث اور محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ بعدہٗ جملہ انصار نے مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر اجتماعی دعا کی۔ ٹھیک ۹ بجے تمام انصار اجتماع گاہ میں جمع ہوئے جہاں پر افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔

افتتاحی اجلاس :۔

اس اجلاس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ تلاوت کلام پاک محترم عبد الکریم صاحب لکانہ نے کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ اس کے بعد محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے عہد انصار اللہ دہرایا۔ اور محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب نے منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا چونکہ امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ٭ پیغام جو حضور انور نے سالانہ اجتماع ۱۹۸۷ء کے لئے بھجوایا تھا۔ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے پڑھ کر سنایا بعد ازاں محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نائب صدر اول مجلس انصار اللہ بھارت نے سالانہ رپورٹ کارگزاری مجالس انصار اللہ بھارت پڑھ کر سنائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے افتتاحی خطاب میں ذیلی تنظیموں کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے تربیت اولاد کے متعلق انصار پر عائد ہونے والی اہم ذمہ داریوں کو قرآن کریم و احادیث نبویہ و سیرت طیبہ حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں پر معارف و موثر انداز میں بیان فرمایا۔ اجتماعی دعا کے ساتھ اپنے خطاب کو ختم کیا۔ بعد ازاں محترم عبد العظیم صاحب چنتہ کنٹہ نے نظم پڑھی۔

تقاریری پروگرام :۔

تقاریر کے پروگرام میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے بعنوان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، محترم سید تنویر احمد صاحب نے بعنوان سیرت حضرت مسیح موعودؑ۔ محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر دعوت و تبلیغ نے دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی۔

بعد ازاں دو نمائندگان محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے صوبائی امیر بنگال و آسام نے بنگال و آسام کی تبلیغی کاوشوں پر، محترم عبد الحلیم صاحب عثمان آباد نے اپنی مجلس کی تبلیغی سرگرمیوں پر تقریر کی۔ اس کے ساتھ یہ اجلاس برخاست ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد ٹی۔ آئی۔ ہائی اسکول میں جملہ انصار کے اجتماعی کھانے کا اہتمام کیا گیا۔

دوسرا اجلاس :۔

دوسرا اجلاس ٹھیک ۲.۳۰ بجے زیر صدارت محترم صبغۃ اللہ صاحب ناظم مجلس انصار اللہ علاقہ کرناٹک شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مجلس مذاکرہ بعنوان تربیت اولاد منعقد ہوئی۔ جس میں محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل درویش و محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم نے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا بعد ازاں اسی موضوع پر صدر اجلاس کی اجازت سے چار انصار بزرگان نے مزید روشنی ڈالی۔ آخر میں صدر جلسہ نے اسی موضوع پر مختصر خطاب فرمایا اور مذاکرہ اختتام کو پہنچا۔

علمی مقابلہ جات :۔

مجلس مذاکرہ کے بعد علمی مقابلہ جات کا سلسلہ محترم صبغۃ اللہ صاحب کے زیر صدارت ہی عمل میں آیا جس میں مقابلہ حسن قرأت، مقابلہ نظم خوانی ہوا۔ اس کے ساتھ ہی پہلے دن کی دوسری نشست برخاست ہوئی۔

ورزشی مقابلہ جات :۔

دوسرے اجلاس کے معاً بعد پروگرام کے مطابق احمدیہ گراؤنڈ میں انصار کے مختلف دلچسپ مقابلہ جات ہوئے جن میں انصار نے نہایت ذوق و شوق سے حصہ لیا۔

مجلس شوریٰ :۔

بعد نماز مغرب و عشاء ساڑھے سات تا آٹھ بجے مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا جس میں نائب صدر دوئم مجلس انصار اللہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا اور مجلس مرکزیہ کے مختلف شعبوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے اور مجالس کا مرکز کے ساتھ پختہ و مسلسل رابطہ رکھنے نیز دیگر تبلیغی و تربیتی پہلو اور بجٹ بابت سال ۱۹۹۳ء پر غور کیا گیا۔

دوسرا دن ۱۵ اکتوبر :۔ مسجد مبارک میں انصار نے نماز تہجد با جماعت محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم کی امامت میں ادا کی بعد نماز فجر محترم مولانا جاوید اقبال صاحب اختر نے درس قرآن و محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور نے درس حدیث اور محترم مولوی بشارت احمد صاحب حیدر نے درس ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ دیئے بعدہٗ جملہ انصار نے مزار مبارک حضرت اقدس مسیح موعود پر اجتماعی دعا کی صبح ۷ تا ۸ بجے مقابلہ مشاہدہ و معائنہ ہوا۔ اور ۸ تا ۹ بجے اطفال کا انعامی علمی مقابلہ مسجد مبارک میں ہوا۔

دوسرا دن پہلا اجلاس :۔

یہ اجلاس صبح ۹.۱۵ پر زیر صدارت محترم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے صوبائی امیر بنگال و آسام منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک و نظم کے بعد محترم مولانا عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ دہلی۔ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے، محترم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ ناظر تعلیم قادیان، محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد قادیان نے تقاریر کیں۔ اور صدر جلسہ نے خطاب فرمایا نیز ایک نظم پڑھی گئی۔

بعد ازاں محترم عبد الحمید صاحب ٹاک امیر صوبائی جموں و کشمیر کی زیر صدارت مقابلہ تقاریر ہوا۔

دوسرا دن دوسرا اجلاس :۔

یہ اجلاس ٹھیک ۲.۳۰ بجے دوپہر زیر صدارت محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصار اللہ بھارت منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد اس اجلاس کا نہایت دلچسپ معلوماتی پروگرام مجلس سوال و جواب ہوا۔ احباب کی طرف سے موصولہ نہایت ہی دقیق دینی سوالات کے جوابات محترم مولانا بشیر احمد صاحب خادم، محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد، محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری نے نہایت عالمانہ اور تسلی بخش طریق پر دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ نظم خوانی کے بعد صدر جلسہ نے احباب سے خطاب فرمایا جس میں آپ نے لفظ "انصار اللہ" کی پر معارف تشریح کرتے ہوئے اسلامی فتوحات کے زینوں کو طے کرنے کیلئے مسلسل مقبول دعائیں کرنے اور جماعتی تربیت اور نئی نسلوں کے حق میں دعا کرتے رہنے کی طرف توجہ دلائی۔

اختتامی اجلاس :۔ بعد نماز مغرب و عشاء بوقت ۷.۱۵ اجتماع کا اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔ مکرم قاری نور محمد صاحب کی تلاوت کے بعد محترم ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی بعدہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے اپنے دست مبارک سے حسن کارکردگی میں اول دوئم سوئم اور خصوصی معیار پر آنے والی مجالس اور احباب کو انعامات دیئے۔ بعدہ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر اجتماع کمیٹی نے سب احباب کا شکریہ ادا کیا۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

٭ تازہ پیغام موصول نہیں ہو سکا اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا

قادیان دارالامان میں

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع

حضور انور کا روح پرور پیغام ● ۲۸ مجالس کے ۱۰۰ سے زائد نمائندگان کی شرکت ● دلچسپ علمی و ورزشی مقابلہ جات ● مجلس شوریٰ کا انعقاد۔

رپورٹ مرتبہ، مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور منتظم رپورٹنگ بمعاونت مکرم طاہر محمود طارق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

الحمد للہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا پندرھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا چودھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ر اکتوبر ۱۹۹۲ء کو احاطہ مدرسہ احمدیہ قادیان میں منعقد ہوکر نہایت ہی کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس بابرکت روحانی اجتماع میں قادیان کے خدام کے علاوہ بھارت کی ۲۸ مجالس کے ۱۰۰ سے زائد نمائندگان نے شرکت کی۔

افتتاحی اجلاس ۱۶ر اکتوبر ۹۲ء:۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔ اجلاس کا آغاز ٹھیک ۴۵-۲ پر مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کے بعد صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے پرچم کشائی کی رسم ادا کی۔ لوائے خدام الاحمدیہ فضا میں بلند ہوتے ہی فلک بوس اسلامی نعروں سے قادیان کی فضا گونج اٹھی بعدہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہروایا۔ مکرم ناصر علی صاحب عثمان نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے سنایا اور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے حضور انور کا تازہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی سالانہ رپورٹ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر مہتمم خدمت خلق نے پیش کی۔ صدارتی خطاب میں صدر جلسہ نے خلافت راشدہ کے دور کا ذکر کرتے ہوئے ایک حدیث کی تشریح کی اور فرمایا جس طرح پہلے خلافت کے دور میں فتنہ کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے خلافت کی ہر طرح حفاظت کی اور دشمن کو ناکام کیا اسی طرح سے اس بعثت ثانیہ کے دور میں خلافت کے متعلق طرح طرح کے منصوبے بنائے گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے منصوبوں کو پاش پاش کردیا۔ اور خلافت کی تائید و نصرت کی۔ موصوف نے متعدد واقعات پیش کئے۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

پہلے دن کا دوسرا اجلاس:۔

بعد نماز مغرب و عشاء یہ اجلاس شروع ہوا۔ زیر صدارت مکرم جمیل احمد صاحب ناصر ناظر تعلیم خدام کا حسن قرأت کا مقابلہ ہوا۔ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک کی زیر صدارت مقابلہ تقاریر مکرم سید تنویر احمد صاحب ناظم وقف جدید کی زیر صدارت خدام حزب "ب" کا مقابلہ تقاریر ہوا۔

مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۹۲ء:۔

نماز تہجد باجماعت ادائیگی سے اجتماع کے پروگرام شروع ہوئے۔ جو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت نے پڑھائی۔ نماز فجر اور درس کے بعد مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صوبائی امیر کشمیر نے بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد خدام و اطفال کے مختلف مقابلہ جات ۱۰۔۱ بجے تک جاری رہے۔ بعد نماز ظہر و عصر تمام خدام و اطفال اور مہمانان کرام کے کھانے کا انتظام تعلیم الاسلام ہائی اسکول کے احاطہ میں کیا گیا تھا۔ اس کھانے میں بعض انصار کو بھی مدعو کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس مجلس اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کا افتتاحی اجلاس بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوا۔ عزیزم عطاء الٰہی احسن غوری کی تلاوت قرآن کے بعد عہد مکرم مولوی نسیم خان صاحب مہتمم اطفال بھارت نے دہروایا اور عزیز ادریس الٰہی خان نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے کلام سے نظم پیش کی بعدہ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب نائب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے حضور انور کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ پیغام کے بعد عزیز ادریس الٰہی خان، عزیز نصر من اللہ اور عزیز ناصر الدین نے اطفال الاحمدیہ کا ترانہ پیش کیا۔ اطفال الاحمدیہ کی سالانہ رپورٹ مکرم مولوی محمد نسیم خان صاحب نے پیش کی۔

آخر میں محترم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اپنے خطاب میں اجتماع کی غرض و غایت اور خدام و اطفال کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

الحمد للہ اجتماع کے ایام میں خصوصاً نماز تہجد درس اور اجتماعی دعا بہشتی مقبرہ اور روحانی پروگراموں کے ساتھ ساتھ مختلف علمی مقابلہ جات ہوتے رہے جس کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے مقابلہ تقاریر معیار اول و دوم مقابلہ حسن قرأت، نظم خوانی بیت بازی، کوئز خدام و اطفال، مقابلہ اذان ورزشی مقابلہ جات:۔ تینوں روز کے خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات کی تفصیل اس طرح ہے۔

فٹ بال، والی بال، کرکٹ، ڈسکس تھرو۔ جیولن تھرو۔ نشانہ غلیل، کبڈی، بیڈمنٹن۔ دوڑ ۱۰۰ میٹر، ۲۰۰ میٹر اور ۸۰۰ میٹر۔ بوری دوڑ۔ مینڈک دوڑ۔ وغیرہ مقابلہ جات ہوئے۔

مورخہ ۱۸ر اکتوبر ۹۲ء:۔

حسب سابق اس روز بھی نماز تہجد درس و تدریس و اجتماعی دعا کے بعد خدام و اطفال کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوتے رہے۔ اطفال الاحمدیہ کے اس روز علمی مقابلہ جات اجتماع گاہ ہی میں ۱۰۰۔۱ بجے تک جاری رہے اور احمدیہ گراؤنڈ میں مختلف کھیلوں کے علاوہ کرکٹ کا فائنل مقابلہ۔ اور ۳۰-۲ بجے قادیان اور بنگال کی ٹیموں کے مابین مقابلہ کبڈی نیز والی بال شو میچ قادیان اور ناصر آباد کشمیر کی ٹیموں کے درمیان ہوا محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور کثیر تعداد میں شائقین کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے۔

اختتامی اجلاس:۔

اجتماع کا اختتامی اجلاس ٹھیک ۰۰-۵ بجے زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان منعقد ہوا۔ عزیز حافظ مخدوم شریف متعلم مدرسہ احمدیہ کی تلاوت کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام و اطفال کا عہد دہرایا اور مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب ناصر نے نظم پڑھ کر سنائی۔ پھر صدر جلسہ نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں نیز حسن کارکردگی میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام و اطفال و مجالس میں انعامات تقسیم کئے۔ اس کے بعد مکرم محمد عارف صاحب بنگلی صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب ادا کیا۔

محترم صدر جلسہ نے صدارتی خطاب میں فرمایا ہر کام خدا تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیئے اور دعا کرتے ہوئے اسی سے مدد مانگنی چاہیئے خدایا ہمارے پروگراموں کو قبول فرما اور جو کمیاں رہ گئی ہیں آئندہ وہ دور کرنے کی توفیق عطا فرما۔ باہر سے آنے والے خدام و اطفال کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ خلیفہ وقت کے ارشاد کے مطابق آپ آئے ہیں۔ کیونکہ حضور نے ہی ان اجلاسات کی منظوری دی ہے پس خدا تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے کہ ہم حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ موصوف نے مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے لئے دعا کی تحریک کی کہ آپ نے بڑی محنت سے اپنی قیادت میں یہ خدمت سرانجام دی آئندہ بھی احسن رنگ میں خدمت بجا لانے کی توفیق عطا ہو۔

صدر موصوف نے دعا پر زور دیا اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں آنحضرت کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق دے اور جو بھی خدمت کا موقعہ ملے اس کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھ کر بجالانا چاہیئے۔ کیونکہ یہ جو تنظیمیں ہیں یہ ہمیں تربیت دینے کے لئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ بعض اوقات بڑی خدمات کو رد کردیتا ہے تھوڑی خدمات قبول ہو جایا کرتی ہیں۔ لہٰذا ہر کام میں نیک نیتی ہونی چاہیئے اجتماعی دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا۔

اجتماع کو کامیاب بنانے والے جملہ معاونین کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے آمین۔

مورخہ ۱۷ر اکتوبر ۹۲ء کو رات ٹھیک ۳۰-۹ بجے مسجد مبارک قادیان میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مجلس شوریٰ برائے انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقد ہوئی اور آئندہ دو سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا انتخاب عمل میں آیا۔ مورخہ ۱۸ کی رات*

* مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس مسجد مبارک میں منعقد ہوا جس میں ایجنڈا کے مطابق مالی و تبلیغی و تربیتی امور کے متعلق نمائندگان کے مشوروں کو نوٹ کیا گیا۔

اخبارِ احمدیہ ..... بقیہ صفحہ اوّل

کہ مُلّاں جب سے پاکستان کی سیاست میں داخل ہُوا ہے ساری بد دیانتیاں پیدا ہوئی ہیں. اور آج پاکستان کا رُواں رُواں خائن ہو چکا ہے۔

اپنے خُطبہ جُمعہ کے آخر میں حضور نے نہایت درد بھرے جذبات کے ساتھ بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کی اتنی دردناک حالت ہو چکی ہے کہ اب تو غیر بھی رونے لگ پڑے ہیں۔ اسلامی ملکوں کے سربراہوں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو مٹانے کی نہایت بھیانک کوشش اپنے سامنے دیکھی لیکن کسی کے دِل میں ذرا بھی احساس پیدا نہیں ہُوا۔ عالَمِ اسلام کے سربراہوں نے اپنی زبانیں ان امیر ملکوں کے ہاتھوں میں بیچ رکھی ہیں یا ان کی زبانیں ان کے ذریعہ کھینچ لی گئی ہیں۔ لیکن جن کے پاس انہوں نے اپنی زبانیں بیچی ہیں یا جنہوں نے ان کی زبانیں کھینچ رکھی ہیں بوسنیا کے مظالم کو دیکھ کر آج وہ بھی غم زدہ ہیں۔ بوسنیا کے جو مظلوم کسی طرح بچ کر نکل گئے ہیں ان کے خاندانوں کے سارے افراد کاٹے گئے ہیں، بھٹیوں میں جھونکے گئے ہیں۔ ایک ایک آدمی جو قوم کا لیڈر بننے کی اہلیت رکھتا تھا بڑی بیدردی سے مارا گیا ہے اور عالَمِ اسلام کو ان دردناک واقعات کا ذرا بھی پتہ نہیں۔ احساس تک نہیں ہے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ ان لوگوں کو ہم اپنے پاس کیسے بسا سکتے ہیں۔ ہمارے ملکوں میں بھی مسائل ہیں۔ حضور نے فرمایا کسی مسلمان ملک نے ان کے لئے اپنے خزانے نہیں کھولے۔ حالانکہ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَفِیْٓ اَمْوَالِہِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ (الذاریات: آیت ۲۰) کہ ایسے مواقع آجاتے ہیں کہ اموال میں لوگوں کا حق بن جاتا ہے۔ ایسے اموال ان پر احسان یا خیرات کے طور پر نہیں بلکہ حق کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔

بوسنیا کے مظلوم انسانوں سے بے رُخی کا جو سلوک ان مسلم ملکوں نے کیا ہے اس کے باعث وہ ان سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ جماعتِ احمدیہ کا ایک وفد جب ان سے ملا تو انہوں نے بڑی حقارت سے کہا کہ ہمیں تم مسلمانوں کی مدد کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب ان کی منّت کی گئی، ان کو سمجھایا گیا کہ ہم کون لوگ ہیں تب انہیں سمجھ آئی کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے ہمدرد ہیں۔

حضور انور نے بڑے درد بھرے دل سے فرمایا میں احمدیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ جس قدر بے چینی کا احساس ہونا چاہیئے ابھی تک پیدا نہیں ہُوا ہے۔ خدا کے حضور آپ بری الذمہ تب ٹھہریں گے جب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا دل لے کر اُن کے پاس جائیں گے۔ جن کے بارہ میں اللہ نے فرمایا ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ (الشعراء) آج مسلمانوں کو محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دِل کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی کو وہ دِل اپنے سینہ میں داخل کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احبابِ کرام پیارے آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، مقاصدِ عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

رضاکارانِ خدمتِ خلق

اکثر مجالس کے قائدین کی طرف سے ابھی تک خدمتِ خلق (جلسہ سالانہ) کے رضاکاران کی فہرستیں موصول نہیں ہوئیں۔ جلسہ سالانہ قریب ہے براہِ مہربانی اس اہم امر کی طرف توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ:۔ رضاکاران کی فوٹو۔ ولدیت۔ بلڈ گروپ اور تصدیق صدر جماعت / امیر جماعت ضروری ہے۔

صدر خدّام الاحمدیہ بھارت۔ قادیان

ولادت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دُعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیز رشید الدین پاشا (قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان) کو مورخہ ۱۱ رنومبر ۹۲ء بروز سوموار دو بیٹیوں کے بعد پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام "صباح الدین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی درویش قادیان کا نواسہ اور خاکسار کا پوتا ہے۔ احباب کرام سے زچّہ و بچّہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر و خادمِ دین بننے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (اس خوشی کے موقعہ پر اعانتِ بدر میں ۵۰/- روپے جمع کئے گئے ہیں)

خاکسار:۔ مستری محمد دین درویش قادیان

منقولات

یسوع کی آمدِ ثانی۔ ایک غلط نظریہ

جنوبی کوریا کے فرقہ ڈومسٹے کے ایک گرجا میں پادریوں کے کہنے کے مطابق تقریباً دو سو ۲۰۰ مرد عورتیں اور بچے بڑی شدت سے اس بات کا انتظار کرتے ہوئے جمع ہوتے تھے کہ آج رات ٹھیک گیارہ بجے حضرت یسوع مسیح ظاہر ہو کر ان کو آسمان پر لے جائیں گے۔

جب مسیح ناصری کے ظاہر ہونے کا وقتِ مقررہ قریب ہوتا گیا تو لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر گانے اور ناچنے لگے۔ پادری ایسترچوئی (ESTHER CHOI) نے جو کہ ڈومسٹے گرجا کے منتری ہیں بڑی دلچسپی کے ساتھ اعلان کیا کہ ہم بہت جلد یسوع مسیح سے ملاقات کرنے والے ہیں۔ گانا گاتے ہوئے بعض لوگوں نے کہا کہ ہم فرشتوں کو بلکہ یسوع مسیح کو بھی دیکھ رہے ہیں۔ اور ایک عورت نے کہا کہ میں نے جنّت اور دوزخ کا دورہ کیا ہے۔ اس کے متعلق گواہی دینے کے لئے میں اس دنیا میں لوٹ کر آئی ہوں۔

لیکن افسوس کہ یہ انتظار بے سُود اور دھوکہ ثابت ہُوا۔ کیونکہ یسوع مسیح کی آمدِ ثانی کا کوئی نشان تک ظاہر نہیں ہُوا جبکہ گرجا کی گھڑی گیارہ بجا چکی تھی۔ اس کے بعد اکثر لوگ خاموشی کے ساتھ اپنے گھر واپس چلے گئے۔ ان میں سے بعض نے تو ظاہری طور پر ملامت کی۔

گذشتہ جمعرات مورخہ ۲۹-۱۰-۹۲ کو پادری ڈومسٹے نے T.V. میں بتایا کہ دن کے تعیّن کرنے میں ہم سے غلطی ہو گئی مگر یسوع ضرور جلدی آئے گا۔

سیول (SEOUL) شہر سے ملنے والی ایک اطلاع کے مطابق جنوبی کوریا (SOUTH KOREA) کے تقریباً ۳۰ ڈومسٹیز گرجوں میں ۱۵,۰۰۰ پولیس افسران اس لئے بھیجے گئے تاکہ ان گرجوں میں لوگوں کو خودکشی کرنے اور دیگر فسادات کے نمودار ہونے سے روکا جائے۔

(INDIAN EXPRESS 30, OCT. 1992 MADRAS)

یسوع مسیح کی سیریل پر پابندی

عیسائیوں کا احتجاج بے اثر رہا۔ لیکن مسلمانوں کے غم و غصّے کی وجہ سے پروڈیوسر نے فلم رکوا دی

لندن: یہاں کے عیسائیوں نے ٹیلی ویژن پر دکھائی جانے والی ایک طنزیہ سیریل کے خلاف احتجاج کیا تھا کہ اس میں یسوع مسیح کو ایک ربر کی کٹھ پتلی کی صورت میں دکھایا گیا تھا۔ لیکن اس احتجاج کا کوئی اثر نہیں ہُوا۔ پچھلے دنوں لندن کے مسلمانوں نے اس سیریل پر اپنی زبردست برہمی کا اظہار کیا کہ وہ یسوع مسیح کو پیغمبر مانتے ہیں اور وہ اس سیریل کو کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اس احتجاج کا اس قدر اثر ہُوا کہ فلم کے پروڈیوسر نے اعلان کر دیا کہ اب یسوع مسیح کو کٹھ پتلی کی صورت میں کبھی بھی دکھایا نہیں جائے گا۔

لندن کے روزنامہ ٹیلی گراف کے مطابق "ایکشن کمیٹی برائے اسلامی امور" کے کنوینر اقبال سکرانی نے ٹیلی ویژن کمپنی کو فون کیا اور وارننگ دی کہ اگر آئندہ یسوع مسیح کا تقدس پامال کیا گیا تو پھر مسلمان سڑکوں پر آجائیں گے۔ ان کا کہنا تھا کہ کوئی بھی ایسا قدم جس سے حضرت عیسیٰؑ کی بے حرمتی ہوتی ہے مسلمانوں کو منظور نہیں اور نہ ہی وہ یہ دیکھنا پسند کریں گے کہ عوام کی تفریح کے لئے پیغمبر کی پاکیزگی اور عظمت پر حرف آئے۔

سیریل کے پروڈیوسر بل ڈیڈ کو اس بات پر تعجب ہے کہ مسلمان بھی یسوع مسیح کا اتنا خیال رکھتے ہیں۔ یاد رہے کہ "ایکشن کمیٹی برائے اسلامی امور" ہی نے بدنام زمانہ مصنف سلمان رُشدی کے خلاف برطانیہ میں زبردست مہم چلائی تھی۔ اور اسے معافی مانگنے پر مجبور کر دیا تھا۔ بعد ازاں سلمان رشدی نے اعلان کیا تھا کہ وہ مسلمان ہو چکا ہے۔

دریں اثنا برطانیہ کی احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن نے بھی یسوع مسیح کی اس سیریل پر غم و غصّہ کا اظہار کیا ہے ان کا کہنا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا امیج بگاڑنے والے سخت سزاؤں کے مستحق ہیں۔ احمدیہ ایسوسی ایشن کے ایک ترجمان رشید احمد چودھری نے حضرت عیسیٰؑ کی زندگی پر بچّوں کے لئے انگریزی میں کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب کا نام "دی سٹوری آف جیسس" ہے۔ رشید احمد نے دھمکی دی ہے کہ اگر آئندہ ٹیلی ویژن پر یہ سیریل دکھایا گیا تو احتجاج میں شدّت پیدا کر دی جائے گی۔

ٹیلی ویژن پر دکھائی جانے والی سیریل کا نام 'SPITTING IMAGE' ہے۔ ادھر مسلم انسٹی ٹیوٹ کے ڈائرکٹر ڈاکٹر کلیم صدیقی ان دنوں لندن میں نہیں ہیں لیکن ان کے نائب کا کہنا ہے کہ سیریل کے پروڈیوسر کو خمیازہ بھگتنا ہی پڑے گا۔

اقبال سکرانی نے چرچ آف انگلینڈ سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کی تحریک میں شامل ہو جائے تاکہ یسوع مسیح کا تقدس پامال کرنے کی آئندہ کسی کو ہمّت نہ ہو۔

(بلٹز بمبئی ۳۱ راکتوبر ۱۹۹۲ء)

وقفِ جدید کے سال ۹۲ء کا اختتام
اور
افرادِ جماعت احمدیہ بھارت کی ذِمّہ داری

افرادِ جماعتِ احمدیہ بھارت کے لئے بہت ہی خوش قسمتی تھی کہ گزشتہ سال سَوویں جلسہ سالانہ سنہ ۹۱ء کے انتہائی مبارک اور تاریخی موقعہ پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیت کے دائمی مرکز قادیان میں مورخہ ۲۷-۱۲-۹۱ کے خطبہ جمعہ میں تحریک وقفِ جدید کے ۳۵ ویں سال کا اعلان فرمایا۔ جس میں حضور انور نے سر زمینِ ہند کی روز افزوں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ضروریاتِ حقّہ کے پیشِ نظر وقفِ جدید کی ہندوستان میں غیر معمولی اہمیت پر دلنشین پیرائے میں روشنی ڈالی۔ چنانچہ مجاہدینِ وقفِ جدید بھارت نے اپنے پیارے آقا کی آواز پر والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے اپنے وعدہ جات میں حسبِ توفیق نمایاں اضافہ کر دیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیرًا۔

لیکن اب جبکہ وقفِ جدید کا سال سنہ ۹۲ء ختم ہونے میں صرف ایک ماہ کا مختصر عرصہ رہ گیا ہے اور اکثر جماعتوں کے چندہ وقفِ جدید بجٹ کے بالمقابل وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ اس لئے تمام عہدیدارانِ جماعت سے خصوصًا اور افرادِ جماعت سے عمومًا درخواست ہے کہ انہوں نے جس طرح اپنے محبوب آقا کی آواز پر والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے وعدہ جات وقفِ جدید لکھائے تھے اسی طرح خود مقامی جماعت کے وقفِ جدید کے ریکارڈ کا جائزہ لے کر دسمبر ۹۲ء سے قبل اپنا اور اپنی فیملی کا مکمل چندہ وقفِ جدید ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ تمام افرادِ جماعت کے کاروبار و اموال میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظم وقفِ جدید قادیان

درخواستِ دُعا

محترمہ سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے بارہ میں آمدہ اطلاع کے مطابق آنکھ کے درد میں افاقہ ہے زخم بھی آہستہ آہستہ مندمل ہو رہا ہے۔ ہر دو دن بعد ہسپتال لے جا کر چیک اپ کروانا ہوتا ہے۔ صحت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احبابِ کرام التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیّدہ موصوفہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آئندہ بھی ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور جلد شفایاب ہو کر حیدر آباد سے قادیان آجائیں۔ آمین۔

——— (ادارہ)

تعمیر گیسٹ ہاؤس مجلس انصار اللہ بھارت

جماعت کی روز افزوں ترقی اور مرکز کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر مجلس انصار اللہ بھارت کے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے لئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو سال قبل دو لاکھ روپے وصولی کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ لیکن تاحال اس مد میں وصولی غیر تسلی بخش ہے۔ اس لئے جملہ اراکین مجلس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اس تحریک میں حسبِ استطاعت و توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لیں تا کہ ایک سال کے اندر اندر اس ٹارگٹ کو پورا کیا جا سکے۔ امید ہے ناظمینِ علاقہ اور زعماء کرام اپنے اپنے حلقہ اور مجلس میں پُر زور تحریک کر کے وعدہ جات کے حصول اور نقد وصولی کی طرف خاص توجہ دے کر دفتر انصار اللہ بھارت کو مطلع فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت۔ قادیان

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان
پروپرائیٹر:۔ حنیف احمد کامران، حاجی شریف احمد
PHONE:- 04524 - 649.

بہترین ذکر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K. ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES.
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM-679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS -- EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE-UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES/GIFT ITEMS ETC.
MAILING ADDRESS } 4378/4B MURARI LAL LANE, ANSARI ROAD, NEW DELHI-110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263892, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121, SHELKA, NEW DELHI

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFF:- 6378622 RES:- 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6. TARUN BHARAT CO-OP. SOCEITY LTD.
OLD CHAKLA, SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 800099.

ارشادِ نبوی
اَلنَّدَمُ تَوْبَۃٌ
(گناہ پر پشیمان ہونا ہی اصل توبہ ہے)
——— (مِنجانب) ———
یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی

طالبانِ دُعا:۔
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶۔ مینگو لین کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

”ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔“
——— (کشتی نوح)
NIR
Starline
پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے۔
NEW INDIA RUBBER WOROKS (P) LTD.
CALCUTTA-700015.

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
——— (پیشکش) ———
بانی پولیمرز۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۴۶
فون نمبرز:۔
43-4028-5137-5206
YUBA
QUALITY FOOT WEAR